REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۵۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپیے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۹ ربیع الاوّل ۱۴۰۵ ھ — ۱۳ فتح ۱۳۶۳ ہش — ۱۳ دسمبر ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے موصول ہونے والی تازہ اطلاعات کے مطابق حضور پُرنور بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اور جماعتی اُمور کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت، وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۹ فتح (دسمبر)۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور سے واپس ربوہ تشریف لے آئی ہیں۔ اور آپ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ الحمدللہ۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و شفایابی کے لئے بھی دُعائیں جاری رکھیں۔

● مقامی طور پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمدللہ

امریکہ کے اہم تاریخی شہر زائن میں مرکزِ احمدیت کا قیام

رپورٹ مرسلہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج امریکہ

احباب جماعت کے لئے یہ خبر باعثِ مسرت و انبساط ہوگی کہ بفضلِ خدا زائن شہر میں جہاں الیگزنڈر ڈوئی نے اپنی تحریک کا مرکز مخصوص بنایا تھا اور حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل پر آکر خائب و خاسر ہوا اور بالآخر اس کا سب کچھ تباہ و برباد ہوا۔ اور آج کی نسل اس کے اپنے شہر میں بھی اس کے حالات سے واقف نہیں۔ اس شہر میں جماعت احمدیہ کے لئے جو ایک تاریخی حیثیت کا حامل ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ توفیق نصیب ہوئی کہ تیس ہزار ڈالر میں جماعتی مرکز کے قیام کے لئے ایک موزوں عمارت خریدے جو ایک کونے کے پلاٹ میں واقع ہے اور دو طرف سڑک ہے۔ ایک سڑک کا نام شیلو ایلیل روڈ ہے۔ اور عمارت کے ساتھ خاصی کھلی جگہ ہے۔ جس میں بآسانی دس بارہ کاریں پارک کی جاسکتی ہیں۔ اس عمارت کے نچلے حصہ میں ایک ہال ہے اور اوپر فلیٹ (FLAT) ہے۔ پہلے مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب کے مکان میں نمازیں اور اجلاس منعقد ہوتے تھے۔ لیکن وہاں کی کونسل نے ممانعت کر دی تھی۔ اور اس وجہ سے جماعت پریشان حال تھی۔ اس عمارت کی خرید سے بفضلِ تعالیٰ جماعت کی اہم ضرورت پوری ہو جائے گی۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کے خرید کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔ تاریخی لحاظ سے اور مقامی جماعت کی دینی اور تنظیمی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اس اہم شہر میں مرکزِ احمدیت کا قیام بے حد ضروری ہوگیا تھا۔ اس عمارت اور مرکز کے لئے خصوصی تحریک صرف چند مخلصین سے کی گئی۔ جنہوں نے نہایت بشاشت اور دلی اخلاص سے اس مرکز کے قیام کے لئے رقوم عطا کیں۔ ذیل میں دُعا کی تحریک کے ساتھ شکریہ کے جذبات سے اُن احباب کے اسماءِ گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص۔ اموال اور نفوس میں بے حد برکت دے اور اپنے پیار سے ہمیشہ انہیں نوازے۔

۱۔ مکرم چوہدری ضیاء الحق صاحب اپنے شہید بیٹے کی طرف سے — ۸۰۰۰/- ڈالر

۲۔ مکرم ڈاکٹر مرزا بشارت احمد صاحب بشیر اپنے مرحوم والدین کی طرف سے — ۴۰۰۰/- ڈالر

۳۔ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب اپنے والد بزرگوار خلیل الرحمٰن خان صاحب کی طرف سے — ۵۰۰۰/- ڈالر

۴۔ مکرم ڈاکٹر راجہ نصیر صاحب — ۲۰۰۰/- ڈالر

۵۔ مکرم ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب — ۲۰۰۰/- ڈالر

۶۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب و صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ — ۱۰۰۰/- ڈالر

۷۔ مکرم چوہدری ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب — ۵۰۰/- ڈالر

۸۔ مکرم طاہر عبداللہ باگورا صاحب — ۵۰۰/- ڈالر

۹۔ مکرم مجیب اللہ صاحب چوہدری — ۵۰۰/- ڈالر

۱۰۔ مکرم عبدالحمید صاحب شاہین — ۱۰۰۰/- ڈالر

۱۱۔ نیویارک جماعت — ۱۰۰۰/- ڈالر

۱۲۔ واشنگٹن جماعت — ۵۰۰/- ڈالر

۱۳۔ مکرم ڈاکٹر احسان ظفر صاحب — ۲۵۰/- ڈالر

۱۴۔ مکرم بشیر الدین شمس صاحب — ۲۰۰/- ڈالر

۱۵۔ متفرق — ۸۰۰۰/- ڈالر

خاکسار نے صرف چند دوستوں کو تحریک کی تھی کہ وہ خوشی سے کچھ رقم زائن شہر میں جماعت کے مرکز کے لئے عنایت فرمادیں۔ بعض دوستوں نے مندرجہ بالا فہرست میں سے بڑی بڑی رقوم ۲۵ ہزار، ۵۰ ہزار، اور ۷۵ ہزار ڈالر تک نیشنل مارگیج فنڈ کیلئے ادا کی ہیں۔ (آگے دیکھئے صفحہ ۶ پر)

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا ۹۳ واں عظیم الشان

جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء

بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات منعقد ہو رہا ہے۔

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید سائیکل مارٹ۔ صدابجپور۔ کٹک (اڑیسہ)

مکرم صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

سیرت طیبہ کے مختلف دلکش پہلوؤں پر علماء سلسلہ کی بصیرت افروز تقاریر

قادیان ۶ر دسمبر ۸۴ء۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت باسعادت کے سلسلہ میں آج بوقت بارہ بجے دوپہر مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جس میں احباب جماعت کے ساتھ ساتھ بر رعایت پردہ مستورات بھی شریک ہوئیں۔

مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت کلام پاک، اور مکرم سید کلیم الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے زیر عنوان "خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع کا درجہ" اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے بعنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور روحانی تاثیرات" تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی جاوید اقبال اختر صاحب نائب مدیر بدر نے منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش کیا۔ ازاں بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام خاتم النبیین اور اس کی حقیقت،" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آخر میں محترم صاحب صدر نے حاضرین سے انتہائی جامع اور بصیرت افروز خطاب فرماتے ہوئے سیرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

انعامی مقابلہ تقاریر

مورخہ ۸۴/۱۲/۷ کو یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کی زیر صدارت ایک انعامی مقابلہ تقاریر کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں "سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر نو خدام نے تقاریر کیں۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل نے ججز کے فرائض سر انجام دیئے۔

اللہ تعالےٰ اس تقریب کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

> وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
> نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
>
> (کلام حضرت مسیح موعودؑ)

تاکہ سند رہے

پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ

" اسلام آباد / وفاقی شرعیت عدالت نے اپنا وہ تفصیلی فیصلہ جاری کر دیا ہے جس میں بعض قادیانیوں کی جانب سے دائر کردہ درخواست مسترد کر دی گئی تھی۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں قرار دیا ہے کہ ....

قادیانیوں کی جانب سے اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے مسلمانوں کو ایذا پہنچتی ہے اور امن عامہ کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ قانون نافذ کرنا ضروری ہو گیا تھا۔ اس قانون سے قادیانیوں کی حق عبادت میں مداخلت نہیں کی گئی۔ فیصلہ میں مزید کہا گیا ہے کہ قائد اعظم یا پاکستان کے قادیانیوں سے کوئی معاہدہ نہیں تھا ....

درخواست میں قادیانی آرڈیننس کو چیلنج کیا گیا تھا۔ فیصلہ ۲۲۴ ٹائپ شدہ صفحات پر مشتمل ہے۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں قرار دیا ہے کہ قادیانی آرڈیننس کسی بھی طرح قرآن و سنت کے احکام کے منافی نہیں ہے۔ قادیانی مذہب سے تعلق رکھنے والے بعض افراد نے وفاقی شرعیت عدالت سے استدعا کی تھی کہ قادیانی گروپ لاہوری گروپ اور احمدیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی اور تعزیر سے متعلق آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء میں شامل دفعات کو قرآن و سنت کے منافی قرار دیا جائے۔ وفاقی شرعیت عدالت نے درخواست کی تفصیل سے سماعت کی۔ عدالت میں دوسری باتوں کے علاوہ جو نکات اٹھائے گئے ان میں یہ سوال بھی شامل تھا کہ کیا حضرت محمد مصطفیٰ کے بعد نبوت کا سلسلہ قطعی طور پر ختم ہو گیا ہے یا نہیں ہے۔ اور وہ آخری پیغمبر [illegible] کوئی اور نبی نہیں آ سکتا۔ عدالت نے قرآن و سنت اور سنی اور شیعہ دونوں [illegible] اور نامور مفسرین کی تشریحات اور [illegible] فیصلہ دیا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ پر نبوت کا سلسلہ قطعی طور پر ختم ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ حضور اکرم آخری نبی تھے، جن کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ عدالت سماعت کے بعد جن نتائج پر پہنچی ہے ان کو قلمبند کرتے ہوئے اس نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اس دنیا میں امت مسلمہ کے ایک فرد اور اسلامی شریعت کے پیروکار کے طور پر ظاہر ہوں گے۔ اور یہ کہ مرزا غلام احمد نہ مسیح موعود تھا اور نہ مہدی۔ جو لوگ قرآن پاک کی واضح اور عمومی آیات کو ان کی تاویل اور تخفیف کے ذریعے غلط معنی پہناتے ہیں، مومن نہیں ہیں۔ اور چونکہ مرزا غلام احمد نے یہی کہا تھا اس لئے وہ کافر تھا۔ مرزا غلام احمد کی زندگی کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دھوکے باز اور بے ایمان آدمی تھا۔ اس نے درجہ بدرجہ اور منصوبے کے ساتھ اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ خود کو محدث اور بعد میں ظلی نبی اور رسول اور مسیح منوانے کی کوشش کی۔ اس کی تمام پیشگوئیاں غلط پائی گئیں۔ لیکن اپنے مخالفین کے تمسخر سے بچنے کے لئے اس نے بعض اوقات اپنی تحریروں کی اس طرح تاویل کی ہے کہ اس نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کبھی نہیں کیا ہے۔ مرزا غلام احمد نے خود اس بات کا اعلان کیا کہ خدا نے اس پر وحی کی کہ جس شخص تک میرا یعنی مرزا غلام احمد کا پیغام پہنچے اور جو مجھے نبی قبول نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد کے بارے میں یہی بات چوہدری ظفر اللہ خان نے کہی تھی۔ جنہوں نے قائد اعظم کی نماز جنازہ میں شریک ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ خود قادیان میں، مرزا غلام احمد کے پیروکار مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں دیتے تھے "۔

(روزنامہ "اردو ٹائمز" بمبئی
۳۰ر نومبر ۱۹۸۴ء صفحہ ۲)

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

از مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ

مال کا کیا ہے، یہ آتا بھی ہے جاتا بھی ہے
آگ سینوں میں عداوت کی لگاتا بھی ہے
بے وفائی کا سبق دیتا ہے انساں کو یہی
بھائی کو بھائی سے باہم یہ لڑاتا بھی ہے
شوہر و زن میں کشاکش کا سبب بھی ہے یہی
باپ کو بیٹے سے اکثر یہ چھڑاتا بھی ہے
قتل ہوتے ہیں اسی کے لئے لاکھوں معصوم!
بے دریغ عصمتیں ہر جا یہ لٹاتا بھی ہے
نت نئے ڈھنگ سکھاتا ہے یہ بے رحمی کے
رہ مظالم کی یہ ظالم کو سجھاتا بھی ہے
دین و ایماں سر بازار کراتا ہے فروخت
باہمی نفرت و آن بن کو بڑھاتا بھی ہے
ہنستے بستے ہوئے گھر کرتا ہے برباد یہی
چور اچھے بھلے انساں کو بناتا بھی ہے
دل کا کر دیتا ہے یہ چین و سکوں سب برباد
ہر برا کام یہ انساں سے کراتا بھی ہے
اس کے بن زندگی دشوار تو ہوتی ہے مگر
رب کعبہ کو دلوں سے یہ بھلاتا بھی ہے
مال سے پیار بڑھانا نہیں اچھا صدیق
آتش حرص دلوں میں یہ جلاتا بھی ہے

خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ مجھے پکاروگے تو میں تمہیں ہدایت دوں گا!

خدا کا پانا بظاہر جتنا مشکل نظر آتا ہے اتنا ہی یہ آسان کام ہے

چھوٹے چھوٹے بچے بچپن میں ہی خدا کو پکارنے کی عادت ڈالیں تو دیکھیں گے کہ اللہ کس قدر پیار کرنے والا ہے

فجی کے ڈیٹ لائن والے جزیرہ "تاویونی" میں ایک سکول کے بچوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب فرمودہ ۲۲ر نبوت / نومبر ۱۹۸۳ء ۱۳۶۲ ہش

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

بچوں سے آسان اردو میں باتیں: مجھے اس وقت آپ سے کچھ باتیں کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس لئے میں آپ سے کچھ باتیں کروں گا آسان اردو زبان میں تاکہ بچے بھی سمجھ سکیں اور جن لوگوں کو زیادہ اردو زبان نہیں آتی ان کو بھی پتہ لگ جائے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اور آسان انگریزی میں بھی۔ اگرچہ آپ میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اچھی انگریزی جاننے والے ہیں لیکن کچھ ایسے بھی ہوں گے جن کو اردو زبان نہیں آتی۔ اور انگریزی بھی زیادہ نہیں جانتے۔ اس لئے میں کوشش کروں گا کہ جو میں کہنا چاہتا ہوں اسے آسان زبان میں بیان کروں تاکہ آپ لوگ سمجھ سکیں۔

زندہ خدا پر پختہ یقین: میرا فرقہ جس سے میرا تعلق ہے وہ ایک مذہبی فرقہ ہے۔ ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور اس کا نام ہے احمدیہ مسلم کمیونٹی۔ یعنی اسلام کی احمدیہ جماعت۔ ہماری جماعت کو بہت سے مسلمان، مسلمان نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں تم اپنا نام جو مرضی رکھ دو، ہم تمہارا مسلمان ہونا قبول نہیں کریں گے۔ اور اس وجہ سے بعض ملکوں نے بھی ہمیں اسلام سے نکال رکھا ہے۔ اس کے باوجود ہم بڑے گہرے مذہبی ہیں۔ اور اس بات پر پکا یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایک زندہ خدا ہے اور اسلام ایک سچا مذہب ہے۔

عقلمند انسان کا کام: میں آپ کو تفصیل سے یہ نہیں بتاؤں گا کہ ہمارے اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ کیونکہ اس کا وقت نہیں ہے۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم کون ہیں۔ ہمیں کیا سمجھا جاتا ہے۔ پھر جو میں باتیں کہوں گا، آپ کی مرضی ہے ان کو قبول کریں یا نہ کریں۔ اتنا ضرور کہوں گا کہ جو میری باتیں ہیں ان کے متعلق یہ دیکھیں کہ وہ درست ہیں یا غلط ہیں۔ یہ نہ سوچیں کہ کس کی طرف سے آئی ہیں۔ پس جو باتیں میں کہوں گا آپ یہ دیکھیں کہ وہ اچھی ہیں یا بری ہیں۔ اگر میں آپ سے اچھی باتیں کہتا ہوں تو آپ ان باتوں کو مان لیں۔ کیونکہ عقلمند انسان کا یہ کام ہے کہ یہ دیکھے کہ جو بات ہو رہی ہے وہ اچھی ہے یا بری ہے۔ اچھی بات اگر مٹی میں سے ملے تو انسان کو چاہیئے اس کو قبول کرلے۔ اور اگر گندگی ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر رکھی گئی ہو تب بھی اسے رد کر دے۔ یہ زندگی کا صحیح طریق ہے جسے آپ کو اختیار کرنا چاہیئے۔

کائنات کو پیدا کرنے والا ایک خدا ہے: میرا پیغام آپ کو یہ ہے کہ ہم سب ایک خدا کے بندے ہیں۔ اور ہمارا مالک ایک ہے۔ وہ مذہب بھی جو ایک سے زیادہ خداؤں کی عبادت کرنے کی تلقین کرتے ہیں ان کا بھی عقیدہ یہی ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس میں کوئی فرق نہیں۔ وہ سب مانتے ہیں کہ جہاں تک انسان کا تعلق ہے۔ یا اس کائنات کا تعلق ہے اس کا پیدا کرنے والا بہرحال ایک ہے۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ کچھ لوگوں کو کسی ایک خدا نے پیدا کیا ہے اور کچھ دوسروں کو کسی دوسرے خدا نے پیدا کیا۔ اس لئے اگر ہم ایک جگہ اکٹھے ہونا چاہتے ہیں، اگر ہر انسان ایک دوسرے سے پیار کرنا چاہتا ہے تو اس طرف توجہ کرنی پڑے گی کہ ہم ایک خدا کے پیدا کردہ لوگ ہیں۔ کیونکہ اگر ایک خدا کے نہیں تو پھر ہمارے اکٹھے ہونے کا کوئی سامان نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم ایک خدا کی مخلوق ہیں تو پھر جس طرح ایک ماں باپ کی اولاد آپس میں محبت کرتی ہے اسی طرح انسان کو لازماً ایک دوسرے سے محبت کرنی پڑے گی۔

ایک اہم سوال: ہم جب یہ سمجھ چکے کہ ہمارا ایک ہی خدا ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا۔ فجین کو بھی اور ہندوستانیوں کو بھی۔ انگریزوں کو بھی اور امریکن کو بھی۔ تو کیوں پیدا کیا؟ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں اپنے خدا کی طرف جانا پڑے گا۔ جس نے پیدا کیا وہی جانتا ہے کہ کیوں پیدا کیا۔ اور وہی علم رکھتا ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اس لئے ہر انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے خدا کو تلاش کرے۔

خدا کو کیسے ڈھونڈیں؟ یہ دو باتیں جب آپ سمجھ جاتے ہیں تو ایک تیسرا سوال پیدا ہوتا ہے جو بظاہر بڑا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اس سوال کا جواب انسان نہیں دے سکے گا۔ اور پھنس جائے گا۔ وہ سوال یہ ہے کہ ہم اس خدا کو کیسے ڈھونڈیں کس مذہب کے ذریعہ خدا کو پائیں۔ لیکن اگر ہم غور کریں تو ہمیں اس کے لئے ایک آسان رستہ بھی مل جاتا ہے۔

خالق سے ملانے کے دعویدار: یہ سوال مشکل اس لئے ہے کہ دنیا میں سینکڑوں مذاہب ہیں۔ اور ہر مذہب کا دعویٰ ہے کہ خدا میرے پاس ہے۔ ہر مذہب کا یہی اعلان ہے کہ اگر تم اپنے (CREATOR) خالق سے ملنا چاہتے ہو تو میرے پاس آؤ۔ اب انسان بڑی مشکل میں پڑ گیا کہ ایک جنس ہے (COMMODITY) جو ہم نے لینی ہے۔ اور سینکڑوں دکانیں ہیں۔ اور سب دکانیں کہتی ہیں کہ ہمارے پاس ہے۔ اور ہے کسی ایک کے پاس۔ یہ تو خطرہ ہے کہ شاید ان میں سے کسی کے پاس بھی نہ ہو۔ لیکن ان سب کے پاس نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہر ایک الگ الگ رستہ بتا رہا ہے یہ مشکل پڑ گئی۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ یہ سوال آپ کو بہت ہی مشکل نظر آئے گا۔

"تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے"
(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۰۳)
پیشکش:- گلوب ربڑ مینوفیکچررز ۲ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

بھوکے کو روٹی کی تلاش:

اب مشکل یہ ہے کہ یہ دکانیں جو میں بتا رہا ہوں، جو کہتی ہیں خدا ہمارے پاس ہے۔ ان کے متعلق تھوڑی دیر کے لئے سوچیئے کہ وہ خدا کی بجائے روٹی دیتے ہیں اور آپ بھوکے ہیں اور ہر دکان میں بے شمار ڈبے پڑے ہوئے ہیں۔ اور خود دکاندار کو پتہ نہیں کہ کس ڈبہ میں روٹی ملے گی۔ اور وہ کہتا ہے ٹھہرو میں تلاش کرتا ہوں۔ اور وہ دیکھتا ہے اور آپ بھی دیکھتے ہیں کہ سچ بھی یا نہیں۔ گپ تو نہیں مار رہا۔ جھوٹ تو نہیں بول رہا۔ اور اتنا وقت لگ جاتا ہے کہ آپ دو یا تین دکانوں میں گھومیں اور روٹی تلاش کریں تو پیشتر اس کے کہ آپ کو روٹی ملے آپ بھوک سے مر جائیں۔

سارے مذاہب کا مطالعہ امرِ محال ہے:

یہ اس وقت دنیا کا حال ہے اور حقیقت یہی ہے کہ بالکل یہی حال ہے۔ یہاں فیجی میں اس تادے یونی جزیرہ میں پیدا ہونے والا انسان یہ طاقت ہی نہیں رکھتا کہ ساری دنیا کی زبانیں سیکھے، ساری دنیا کے مذاہب کا مطالعہ کرے کہ خدا کہاں ہے۔ آپ کی تو نسلیں گزر جائیں، ایک کے بعد دوسری نسل پیدا ہو اور وہ بھی تحقیق کرے تب بھی ساری دنیا کے مذاہب کی زبانیں پڑھنا، ان کا مطالعہ کرنا۔ پھر یہ مقابلہ کرنا کہ کون سچا ہے کون جھوٹا ہے، کس کے پاس دلیل ہے اور کس کے پاس نہیں ہے یہ ناممکن ہے۔

خدا سے ملنے کا ڈھنگ سیکھیں:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا بہت آسان جواب ہے اور وہ یہ ہے کہ جس مذہب کی بھی تم پیروی کرو گے آخر خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ اس لئے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔ جہاں ہو وہیں بیٹھے رہو۔ جو چاہو کرو اور جس طرح چاہو کسی مذہب کے مطابق زندگی اختیار کر لو۔ تم اپنے خدا سے مل جاؤ گے۔ یہ بڑا آسان جواب ہے اور سب کو خوشی ہو گی کہ اب کسی تحقیق کی ضرورت نہیں رہی جس جگہ ہم پیدا ہوئے ہیں وہیں بیٹھے رہیں یا جو بات ہے ہمیں خدا مل جائے گا۔ یہ آسان تو ہے لیکن معقول جواب نہیں ہے۔ بالکل معقول جواب نہیں۔ کیونکہ ہر چیز ہر جگہ اس لئے نہیں مل سکتی کہ ہر چیز کا اِک نہ اِک نشان ہوتا ہے۔ مثلاً کسی جگہ زمین میں سونا ہے تو وہ سونا اپنا اثر ظاہر کرتا ہے نشانی دکھا کر تو پتہ لگتا ہے کہ یہاں سونا ہو گا۔ پھر وہ زمین کھودتے ہیں۔ کہیں کوئی پھول کھلا ہو اس کی خوشبو سے آپ معلوم کر لیتے ہیں کہ یہاں پھول ہے۔ اگر کہیں کسی اور دھات کا مادہ پایا جاتا ہے مثلاً کہیں تانبا ہے کہیں ہیرے ہیں تو سائنسدان معلوم کر لیتے ہیں کیونکہ ان کو علم ہوتا ہے کہ ان دھاتوں کی یہ نشانیاں ہیں۔ اور وہ نشانیاں زمین پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ورنہ یہ کہنا کہ جس جگہ زمین کھودو گے سونا مل جائے گا، جہاں کھودو گے تانبا مل جائے گا۔ یہ ہے تو بڑا آسان طریقہ لیکن اس طرح ساری عمر کھودتے رہیں گے ملے گا کچھ نہیں۔ کیونکہ ملنے کے لئے طریقہ اور ڈھنگ ہونا چاہیئے۔ اسی طرح خدا کی علامتیں بھی ہر جگہ ملنی چاہئیں۔ اور جب تک یہ معلوم نہیں کریں گے کہ خدا سے ملنے کا ڈھنگ کیا ہے اس وقت تک آپ کو کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ آپ کی کوششیں بے کار جائیں گی۔

ہر مذہب خدا تک نہیں لے جا سکتا:

لیکن جب ہم مذاہب کو دیکھتے ہیں اور ان کی تعلیمات پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر مذہب سے خدا مل ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ مذاہب کا آپس میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ کوئی خدا کا کچھ تصور پیش کرتا ہے اور کوئی کچھ اور تصور پیش کرتا ہے۔ پھر سچے خدا کا سوال پیدا ہو گا وہ کہاں ہے۔ کیونکہ بعض مذاہب یہ حرف بات ... کر کے کہتے ہیں کہ گویا خدا کہتا ہے کہ میں ایک سے زیادہ ہوں ... لاکھوں ہوں ... لاکھوں چیزوں کی پوجا کرو۔ تب تم مجھے ملو گے۔ ... مذہب کہتا ہے ... رب ایک ہوں۔ لاکھوں نہیں ہوں۔ قانونِ ... کو دیکھو ہر جگہ ... نظر آؤں گا ... ظاہر نظر آئیں گے۔ دو خداؤں کی ... ہو گی۔ اس لئے میں اکیلا خدا ہوں مجھے مانو۔ اب ... تو سچے نہیں ہو سکتے۔ ایک یہ کہے کہ میں ... ایک خدا ہوں۔ مثلاً یہودیت کہتی ہے ایک خدا ہے ... اور عیسائیت کہتی ہے ... نہیں تین ہو گئے۔ شروع میں ایک خدا ... عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے بعد تین خدا ہو گئے یعنی باپ ... روح القدس ... یہ باتیں ایک وقت میں سچی نہیں ہو سکتیں کہ خدا ... ایک بھی ہو اور ہزار بھی ہو۔ پھر تقسیم میں اتنا فرق

پڑ جاتا ہے۔ مثلاً ایک مذہب کا خدا کہتا ہے میں یہاں کے سوا کہیں نہیں ہوں۔ اب بتایئے آپ کو ہر مذہب میں خدا کہاں سے مل جائے گا؟ اس لئے یہ تو صحیح ہے کہ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ لیکن یہ کہنا غلط اور جھوٹ ہے کہ ہر مذہب خدا تک لے جاتا ہے۔

جائیں تو جائیں کہاں؟

اب مشکل یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے، ہر مذہب کا خدا الگ الگ باتیں کر رہا ہے۔ جب اپنے متعلق بات الگ الگ کرتا ہے اور جس خدا کو یہ بھی پتہ نہیں کہ میں کون ہوں وہ سچا خدا کہاں سے ہو گیا۔ یا ایک مذہب میں کہتا ہے میں ایک ہوں، دوسرے میں کہتا ہے میں تین ہوں، تیسرے میں کہتا ہے میں پندرہ بیس ہوں۔ چوتھے میں کہتا ہے میں کئی ہزار ہوں تو اب ہم کس کی بات مانیں۔ صاف پتہ لگا کہ ہر بات سچی نہیں ہے۔ ایک ہی سچی ہو گی۔ اس لئے پھر وہی مشکل درپیش۔ ہمیں اس سوال کا کوئی حل تو نہ ملا۔ پھر ہم اسی مصیبت میں دوبارہ پھنس گئے۔ اب خدا سے ملنا ہے، مرنے سے پہلے ملنا ہے۔ اس لئے اسے کہاں سے ڈھونڈیں؟

خدا کے ملنے سے زندگی کا مقصد پورا ہوتا ہے:

ہر مذہب کی بات چھوڑیئے۔ فی الحال ہم واپس انسان کی طرف جاتے ہیں۔ دنیا کے پردہ پر ہزاروں قسم کے انسان موجود ہیں اور ہر انسان خدا سے کہتا ہے کہ میں تمہارا مالک اور خالق ہوں۔ میں نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ تم مجھ سے ملو گے تو تمہاری زندگی کا مقصد پورا ہو گا۔ میں تمہیں رہنا سکھاؤں گا۔ میں تمہیں جینا سکھاؤں گا۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ کس طرح میرے پاس لوٹنا ہے۔ واپس میرے پاس کیسے آنا ہے۔ اور مختلف قسم کے جو انسان ہیں ان میں بھاری تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کو لکھنا پڑھنا بھی نہیں آتا۔ اور لکھنا پڑھنا سیکھنے کے لئے ان کے پاس کوئی طاقت نہیں۔ کیونکہ غریب لوگ ہیں۔ ان کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ غیر ملکوں میں جائیں اور تحقیق کریں۔

خدا کو پانے کے لئے خود خدا سے دعا کریں:

پس یہ مسئلہ تو پھر وہیں کا وہیں رہا جہاں سے بات شروع ہوئی وہیں جا ٹھہری۔ اس لئے سوچنے والی بات یہ ہے کہ اس کا علاج کیا ہے۔ اس کا علاج میں آپ کو بتاتا ہوں، اس کے سوا کوئی علاج نہیں۔ علاج یہ ہے کہ خود خدا سے ہدایت پانے کی دعا کی جائے۔ چنانچہ قرآنِ کریم نے اس مسئلے کا یہی حل پیش کیا ہے۔ قرآن کریم ہماری کتاب یعنی اسلام کی کتاب ہے اور کہتی ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ کہ اگر بندہ چاہے اور دعا کرے تو وہ اس کو ہدایت دے گا۔ پس ہدایت اللہ سے ملتی ہے۔ انسان جب کبھی اللہ سے ہدایت پانے کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کی پکار سن کر جواب دیتا ہے چنانچہ قرآن کریم کہتا ہے کہ سارے انسانوں کو خوشخبری ہو کہ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ جب تم مجھے پکارو گے اور مجھے ڈھونڈو گے تو میں تمہیں ہدایت کی طرف رستہ دکھاؤں گا۔ فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

(العنکبوت آیت: ۷۰)

پھر فرماتا ہے:-

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ ۖ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

(البقرہ آیت: ۱۸۷)

قرآن نے معقول حل پیش کیا ہے:

اب آپ یہ دیکھئے کہ آپ کے دل کو یہ حل پسند آتا ہے کہ نہیں۔ آپ کے دماغ کو اچھا لگتا ہے کہ نہیں۔ اگر اچھا لگتا ہے تو پھر اس بات کا کیا غصہ کہ یہ قرآن میں ہے جس کو ہم نہیں مانتے۔ اس لئے ہم یہ حل نہیں مانیں گے۔ معقول آدمی کا تو کام ہے اگر سونے کی خواہش ہے تو جہاں سے سونا ملے اس کو قبول کرے اچھا حل ہے اچھا جواب جہاں سے ملے اس کو لے لینا چاہیئے۔ اور میں یہ بتاتا ہوں کہ قرآنِ کریم میں اس سوال کا جواب موجود ہے۔ اور ہے بھی بہت معقول اور بڑا اچھا۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو مجھے تلاش کرنا چاہتے ہیں مجھ پر فرض ہے کہ میں ان کو اپنا رستہ دکھاؤں۔ اپنا قرب عطا کروں۔ کیونکہ انسان تو کمزور ہے لیکن خدا اور خالق اور مالک اور GOD اور پرماتما اور پرمیشور (جو نام آپ اس کا رکھیں) وہ تو کمزور نہیں۔ اس کو پتہ ہے میں کہاں ہوں۔ انسان اس کو ڈھونڈ

ہی نہیں سکتا۔ جب تک وہ خود نہ بتائے۔ اس لئے خدا نے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی اپنے اوپر ذمہ داری ڈالی۔ چنانچہ خدا کہتا ہے کہ تم نے میرے پاس آنا ہے تو مجھ سے پوچھو، میں کہاں ہوں۔ بجائے اس کے کہ لوگوں سے پوچھتے رہو۔ کبھی پنڈت کے پاس جاؤ، کبھی پادری کے پاس جاؤ۔ اور ان سے پوچھو کہ میں کہاں ہوں۔ تم کہاں کہاں دھکے کھاؤ گے، کس کس [illegible] کی بھیک مانگو گے۔ کس کس دکان پر پہنچ کر تلاشیاں لو گے کہ خدا ہے یا نہیں۔ خدا فرماتا ہے، تم مجھے آواز دو۔ میں تمہاری آواز کو سنتا ہوں۔ میں ہر جگہ موجود ہوں۔ میں تمہاری آواز کا جواب دوں گا۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں کہاں ہوں اور کس طرح مل سکتا ہوں۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا، تم سے پیار شروع کر دوں گا۔

بچپن میں دعا کی عادت ڈالیئے: پس یہ تو بالکل الٹ قصہ نکلا۔ خدا کا پانا جتنا مشکل نظر آ رہا تھا اتنا ہی یہ تو بہت ہی آسان ہو گیا کہ انسان کا کام ہے دعا کرے۔ اور خدا سے پوچھے کہ اے خدا! تو کہاں ہے؟ خدا کہتا ہے، اے میرے بندو! تم مجھے بلاؤ تو سہی۔ میں تمہارے پاس ہوں گا۔ اور تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔ چنانچہ قرآن کریم سے یہی پتہ چلتا ہے کہ خدا بچوں سے بھی پیار کرتا ہے اور بوڑھوں سے بھی۔ کالوں سے بھی پیار کرتا ہے اور گوروں سے بھی۔ وہ سب کا خدا ہے۔ اس لئے یہ نسخہ میں آپ کو بتانے کے لئے آیا ہوں کہ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اللہ کہاں ہے، اللہ سے پوچھنے کی عادت ڈالیئے۔ اگر چھوٹے چھوٹے بچے بچپن میں ہی کسی چھوٹی یا بڑی مشکل یا مصیبت کے وقت خدا کو پکاریں۔ مثلاً کسی کی پنسل بھی گم ہو جاتی ہے اور وہ پیار سے، یقین سے دعا کرے کہ اے میرے خدا! مجھے تو کوئی طاقت نہیں۔ مجھے تو اپنی پنسل کا بھی پتہ نہیں کہاں گئی۔ تو میری مدد فرما۔ پھر وہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ وہ حیران ہو جائے گا کہ خدا کتنا پیار کرنے والا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں سے بھی پیار کرتا ہے۔

آسان، یقینی اور معقول رستہ: اسی طرح جب آپ بچپن سے اپنے خدا سے محبت کرنا سیکھ جائیں گے، پیار کرنا سیکھ جائیں گے، اللہ تعالیٰ آپ سے محبت و پیار شروع کر دے گا۔ پھر یہ خدا کی ذمہ داری ہے کہ آپ کو مرنے نہ دے جب تک اپنا رستہ نہ دکھا دے۔ اس سے زیادہ آسان، اس سے زیادہ یقینی اور اس سے زیادہ معقول رستہ خدا تک پہنچنے کا کوئی نہیں۔ اس لئے میں آپ کو جس خدا کی طرف بلا رہا ہوں، یہ صرف فرضی خدا نہیں ہے، خیالی خدا نہیں ہے۔ یہ ایسا خدا ہے جس سے مجھے واسطہ پڑ چکا ہے۔ اب بھی پڑتا ہے۔ بچپن میں بھی پڑا۔ اور ہمیشہ اس کو اسی طرح ہمیشہ محبت کرنے والا، پیار کرنے والا اور دعاؤں کو قبول کرنے والا پایا ہے۔

ہر مشکل کے وقت خدا کو پکاریں: اور وہ بچوں کی دعاؤں کو بھی سنتا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، آپ اس بات کو تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ میں نے اپنے بچوں کو بچپن سے یہی تربیت دی ہے کہ تم ہر مشکل کے وقت خدا کو کہا کرو۔ اور اس سے دعا مانگا کرو۔ وہ پہلے ہے۔ میں بعد میں ہوں۔ میں تو پیدا ہوا، پتہ نہیں کب مر جاؤں گا۔ لیکن ہمارا خدا تو ہماری پیدائش سے بھی پہلے موجود تھا۔ اور اس پر تو کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس لئے بچوں کو یہ سکھانا ضروری ہے کہ پہلے اپنے خدا سے تعلق جوڑیں۔ اور پھر اپنے ماں باپ سے۔ تب وہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل ان پر نازل ہوں گے۔ چنانچہ میرے بچوں نے جب بھی دعائیں کیں ایسے حیرت انگیز طور پر پوری ہوئیں کہ کئی دفعہ ان کو یقین نہیں آتا تھا اور خدا تعالیٰ اتنی جلدی قبول فرمالے گا۔

محبت الٰہی کے کرشمے: پس اپنے خدا کو جاننا ہو تو اس سے دعا کریں۔ محبت اور پیار کے ذریعہ اس سے تعلق قائم کریں۔ پھر وہ خود آپ کو مل جائے گا۔ وہ آپ کو لے جائے گا اس مذہب کی طرف جو سچا مذہب ہے۔ وہ آپ کو روشنی عطا کرے گا۔ اس سے زیادہ نہ آپ کچھ کر سکتے ہیں نہ میں کچھ بتا سکتا ہوں۔ میں نے تو اسی کو سچائی پایا ہے۔ اور یہی میں آپ کو بتانے کے لئے آج حاضر ہوا ہوں۔

(منقول از الفضل مجریہ ۹ جنوری ۱۹۸۴ء)

شہر زائن میں مرکز احمدیت کا قیام — بقیہ صفحہ اول

اس میں بھی بشاشت اور اخلاص سے حصہ لیا ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اور قابل رشک جذبات کا اپنے خطوط میں اظہار کیا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ نے لکھا "جزاک اللہ آپ نے اس نیک کام میں شمولیت کا موقع دیا۔ ایک ہزار ڈالر کا چیک ارسال خدمت ہے۔ یہ رقم امۃ القیوم بیگم اور میری طرف سے ہے۔" محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نے لکھا "ابھی ابھی آپ سے فون پر بات ہوئی اور حالات کا پتہ چلا Zion شہر میں مشن ہاؤس خریدنا بہت بہت مبارک ہو۔ اور احمدیت و اسلام کی ترقیوں کا پیش خیمہ ہو۔ آمین، الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے اس تحریک۔ بابرکت تحریک میں خاکسار کو یاد کیا۔ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ مجھے کتنی خوشی ہوئی۔ مجھے اس سے مزید خوشی ہوئی کہ آپ نے سب سے پہلے مجھے یاد فرمایا۔ میں نہایت مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ جب بھی میرے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یا آپ کی طرف سے کوئی تحریک ہو تو خاکسار کو ان تحریکات کے بارہ میں دن ہو، رات ہو، آگاہ کر دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ خاکسار پانچ ہزار کا چیک ارسال کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اس حقیر قربانی کو قبول کرے اور مزید کی توفیق دے۔ آمین۔ یہ رقم خاکسار کے والد صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ بھی ضعیفی میں ہیں۔ صحت کمزور ہے ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ نیز دوستوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔"

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ خلافت رابعہ کے بابرکت عہد و اعلیٰ قیادت میں جماعت کو بہت ہی اخلاص کے ساتھ والہانہ انداز میں قربانیوں کی توفیق مل رہی ہے۔ اور امریکہ میں اہم مقامات پر نئے جماعتی مراکز کا قیام ہو رہا ہے —!!

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنی بے پایاں رحمت سے نوازے۔ بے حد دے۔ بابرکت رہے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ

(ابوداؤد)

ترجمہ:- ایک آدمی کے لئے صرف یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل کرے۔

محتاج دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش

SK. GHULAM HADI & BROTHERS.

(READY MADE GARMENTS DEALERS)

CHANDAN BAZAR , P.O. BHADRAK , Distt.- BALASORE (ORISSA) PHONE NO.122 – 255.

احمدی مسلمان اور اذان!

راقم: ایک درویش از امریکہ

اِن دنوں پاکستان کے احمدی جن حالات میں سے گزر رہے ہیں وہ بہت ہی افسوسناک ہیں۔ دُنیا کے مشہور ترین مُسلمان فرقہ "جماعت احمدیہ" کو اسلام سے خارج قرار دینے وقت ان کو نماز کے لئے اذان دینے کے حق سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ اور اس کی سزا تین سال کی قید اور جُرمانہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ احمدی اذان دے کر اَللّٰہُ اَکْبَر کا اعلان کرتے ہیں۔ اور اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار دُہراتے ہیں۔

جیسا کہ اس آرڈی نینس میں مذکور ہے کہ:۔

"کوئی شخص جو قادیانی گروپ سے تعلق رکھتا ہے یا لاہوری گروپ سے یا خود کو احمدی کہتا ہے یا کچھ اور وہ مسلمانوں کی طرح اذان نہیں دے سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اُسے تین سال قید کی سزا دی جائے گی۔ اور جُرمانہ بھی کیا جائے گا۔"

پاکستان کتنا عجیب اسلامی مُلک ہے کہ جہاں ایک احمدی کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر اور اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کی اذان دینا اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کا اقرار کرنا بھی قانونی جُرم ہے۔ گویا کہ ایک احمدی کا نماز کے لئے اذان دینا غیر اسلامی سرگرمیوں — (ANTI-ISLAMIC ACTIVITIES) میں شامل ہے۔ اذان میں تو خدا تعالیٰ کی ہستی اور رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار ہے۔ ان باتوں کو اسلامی طرزِ عمل کے خلاف قرار دینا تو بہت بڑی جسارت ہے۔ گویا کہ پاکستان کا اسلامی نظام توحید باری تعالیٰ اور رسالت آنحضرت صلے اللہ وسلم کا متحمل نہیں۔ اسی لئے احمدی مسلمانوں پر اذان دینے کی پابندی لگا دی گئی ہے۔ اور اس کی سزا بھی مقرر کر دی گئی ہے۔ احادیث نبویہ سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ ایک مرتبہ ایک غیر مسلم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان کی نقل اتاری تھی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔ اس کی اذان کو ناپسند فرما کر کوئی سزا نہیں دی گئی۔

سکھ تاریخ کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد میں چند سکھوں کا ایک وفد ان کے دربار میں حاضر ہُوا۔ اور فریاد کی کہ مُسلمان لوگ دن میں پانچ مرتبہ اذان دے کر ان کو تنگ کرتے ہیں۔ ان کو اذان دینے سے روک دیا جائے۔ ورنہ خالصہ خون کی ندیاں بہا دیں گے۔ مہاراجہ جی نے یک طرفہ بات سُن کر کوئی فیصلہ کرنا مناسب خیال نہ کیا۔ انہوں نے ان مسلمانوں کو بھی اپنے دربار میں طلب کر لیا جن کے خلاف اذان دینے کی شکایت کی گئی تھی۔ مہاراج نے ان سے کہا کہ آپ دن میں پانچ مرتبہ اذان کیوں دیتے ہیں۔ اور سکھوں کو تنگ کیوں کرتے ہیں؟ تم کو معلوم نہیں کہ تم سکھ حکومت کے ماتحت ہو۔ سکھوں کو تنگ کرنے کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ ان مسلمانوں نے کہا کہ مہاراج جی! ہم اذان کسی کو تنگ کرنے کے لئے نہیں دیتے بلکہ اس لئے دیتے ہیں کہ دُوسرے مُسلمانوں کو پتہ چل جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اور وہ اپنے کاروبار کو بند کر کے نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آجائیں اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کر سکیں۔ مہاراجہ نے اُن سے کہا کہ ہم اس کا بندوبست کئے دیتے ہیں تم اذان دینا بند کر دو۔ اس کے بعد انہوں نے ان شکایت کرنے والے سکھوں سے کہا کہ آئندہ کے لئے تم ایسا کرو کہ روزانہ پانچ مرتبہ مسلمانوں کے گھروں میں جا کر نماز کے وقت کی اطلاع کر دیا کرو۔ یہ مُسلمان آج سے اذان دینا بند کر دیں گے۔ اس کے بعد ان سکھوں نے چند دن ایسا ہی کیا کہ ہر نماز کے وقت مُسلمانوں کے دروازے کھٹکھٹاتے کہ میاں جی! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ مسجد میں جا کر نماز پڑھیں۔ لیکن چند دنوں کے بعد اُن کے ہوش ٹھکانے آ گئے کہ یہ مفت کی مصیبت انہوں نے خود ہی خریدی ہے۔ آخر وہ جلد ہی مہاراجہ کی خدمت میں پھر حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ مہاراجہ جی! "اِن مُسلوں" سے کہہ دیا جائے کہ وہ خود ہی نماز کے لئے اذان دے دیا کریں۔ ہم اِس مفت کی نوکری سے باز آئے۔ مہاراجہ نے ان مُسلمانوں کو پھر بُلایا اور کہہ دیا کہ جاؤ تم نماز کے لئے روزانہ دن میں پانچ مرتبہ اذان دے دیا کرو۔ آئندہ کوئی بھی سکھ اس میں مزاحمت نہ کرے گا۔

آج بیسویں صدی میں جنرل ضیاء الحق صاحب نے اذان پر پابندی لگاتے وقت مہاراجہ رنجیت سنگھ کو بھی مات کر دیا ہے۔ اس نے تو اذان کی بندش کرتے وقت متبادل بندوبست بھی کر دیا تھا۔ مگر اسلام کے علمبردار کو اذان کی بندش کرتے وقت اس کی توفیق بھی نہ مل سکی۔

تمام دنیا کا دستور یہ ہے کہ جرائم کی سزا تجویز کرتے وقت عمومیت کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اس جرم کا مرتکب کون ہے۔ اور اس کا کس مذہب یا فرقہ سے تعلق ہے۔ بلکہ یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو بھی مجرم ہے اُسے سزا دی جائے۔ اس بیسویں صدی میں ایک اسلامی مُلک میں اگر اذان دینا جُرم ہے اور اس کی سزا تین سال قید اور جرمانہ بھی مقرر ہے تو پھر جو شخص بھی اس کا مرتکب ہوگا وہ قابلِ سزا ہوگا۔ جرائم میں مذاہب کی بناء پر سزا دینا اور جُرمانہ کرنا تو بہت بڑی زیادتی ہے۔ اور یہ شدید بے انصافی ہوگی۔ ایک شخص چوری کرتا ہُوا پکڑا جائے تو وہ ضرور قابلِ سزا ہوگا خواہ وہ کوئی ہو۔ اُسے محض اس بناء پر کہ اس کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے یا کسی اور فرقہ سے، سزا سے بری کر دینا مناسب نہ ہوگا۔ قانون میں تو عمومیت مدنظر رکھی جاتی ہے۔ رسُولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کا ایک واقعہ اکثر علمائے اسلام لوگوں کو سُنایا کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مقدمہ پیش ہُوا اس میں ایک خاندانی لڑکی پر چوری کا الزام تھا۔ بعض لوگوں نے چاہا کہ یہ معزز گھرانے کی لڑکی ہے اسے کوئی سزا نہ دی جائے۔ اور معاف کر دیا جائے۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی ظاہر کی اور فرمایا کہ اگر میری پیاری لڑکی سے بھی کوئی جُرم سرزد ہو جائے تو مَیں اسے بھی سزا دیئے بغیر نہ چھوڑوں گا۔ یہ عدل کا معاملہ ہے کسی کی خاندانی وجاہت جُرم کو ختم نہیں کر سکتی۔ یعنی جرم جرم ہی ہوگا خواہ اس کا مرتکب کوئی ہو۔ یہ ہے اسلامی عدل اور انصاف۔ پس اگر احمدی مُسلمانوں کا نماز کے لئے اذان دینا قانونی جُرم تصوّر کیا جائے گا۔ تو قانون کی شکل یہ ہونی چاہیئے کہ جو بھی اذان دے گا وہ قانونی مُجرم ہوگا۔ اُسے سزا دی جائے گی خواہ وہ احمدی ہو یا کوئی اور۔ دُنیا کی کسی بھی حکومت میں جرائم کی سزا لوگوں کے مذاہب اور خیالات کی بناء پر نہیں دی جاتی اور اسلام میں بھی اس کا کوئی جواز نہیں پایا جاتا۔ پس لوگوں کو ان کے جرائم کی سزا ان کے مذہب کی بناء پر نہیں دی جاسکتی۔ اگر ایک جُرم ہے تو وہ سب کے لئے ہی جُرم ہوگا۔ برطانیہ۔ امریکہ یا کسی اور ملک میں کوئی بھی ایسا جُرم نہیں جس کی سزا سب کے لئے نہ ہو۔ پس ایک بات قانونی جُرم ہے تو اس کے مرتکب کو سزا کا ملنا لازمی ہوگا۔ خواہ اس کا تعلق کسی مذہب یا فرقہ سے ہو۔ اگر اذان کا دیا جانا قانونی جُرم ہے تو پھر قانون یہ ہوگا کہ جو بھی شخص اذان دے گا وہ مجرم ہوگا۔ اور اسے سزا دی جائے گی۔ خواہ اس کا تعلق کسی فرقہ سے ہو۔ کسی بھی جرم کی سزا میں مذہب یا خیال کو مقدم کرنا اور سزا دینا عدل اور انصاف کے سراسر خلاف ہے۔ پاکستان کے صدر صاحب کو اس طرف توجہ دینا چاہیئے کہ یہ کیسا اسلام ہے کہ جس میں جرائم کی سزا بھی مذہب اور فرقہ کی بناء پر مقرر کی گئی ہے۔

جماعت احمدیہ ایک خالص مُسلم جماعت ہے۔ اس کا ایک بھی عقیدہ ایسا نہیں جسے اسلام کے خلاف قرار دیا جاسکے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبّ لُباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اِس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل توفیق باری تعالیٰ اِس عالم گزران سے کُوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا۔ اب وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکے۔"

(ازالۂ اوہام صفحہ ۱۳۷)

یہ عقائد اسلام کے خلاف قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ اگر کسی کے نزدیک یہ اسلام کے خلاف ہیں تو ایسی صُورت میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ وہ کونسے عقائد ہیں جو اسلام نے مقرر کئے ہیں اور جن کو اختیار کرنے سے کوئی شخص مُسلمان کہلا سکتا ہے؟ اگر نئے عقائد گھڑ لئے گئے اور مُسلمان کی تعریف بھی نئی وضع کر لی گئی تو ایسے اسلام کا خدا تعالیٰ اور اس کے مقدس رسولؐ سے نہ کوئی تعلق ہوگا اور نہ واسطہ۔ وہ تو اسلام فروش مولویوں کا خود ساختہ اسلام ہوگا۔ اس طرح اسلام کی مقدس تعلیم پر بھی حرف آئے گا کہ وہ مکمل نہ تھی۔

جیسے پندرھویں صدی کے مولویوں نے مکمل کیا جو چودہ سو سال تک مسلمان جس اسلام کو مانتے تھے وہ ادھورا اور نامکمل تھا اب پندرہ سو سال کے بعد صدر پاکستان نے علماء کی مدد سے اضافہ کر کے اسے مکمل کیا ہے اور مسلمان کی تعریف بھی مکمل کی ہے۔ یہ پہلی تعریف جو خدا اور رسول نے مقرر کی تھی وہ نعوذ باللہ ناقص اور نامکمل تھی۔

جماعت احمدیہ پر ان دنوں دو بڑے اعتراضات اور شور سے کئے جا رہے ہیں۔ اول یہ کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی منکر ہے۔

دوم یہ کہ جماعت احمدیہ ایک نئی ملت ہے اس کا ملت اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں حضرت مرزا صاحب نئے نبی ہیں۔

اگر ضد اور تعصب سے الگ ہو کر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو ان دونوں اعتراضوں کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے یہ محض سادہ لوح لوگوں کو بدظن کرنے اور جوش دلانے کے لئے ایک ناکام حربہ ہے اور کچھ بھی نہیں ہماری جماعت جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ختم نبوت پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"میں جناب خاتم الانبیاء کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

(تقریر واجب الایمان ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

یہ کتنا ظلم ہے کہ جو شخص ختم نبوت کا قائل ہے اور ختم نبوت کے منکر کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا ہے اسے ختم نبوت کا منکر کہا جا رہا ہے اور صرف عددی اکثریت کی بنا پر یہ ظلم کیا جا رہا ہے میں ایسے لوگوں کی خدمت میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا سے ڈرو اور اپنی عاقبت کو محض تعصب کی وجہ سے خراب نہ کرو ہم سب نے ایک نہ ایک دن مر کر اپنے رب العزت کے حضور پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

آج اگر ایک احمدی اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ بیان کرتا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراشی ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں دی گئی"

تو وہ پاکستان کے قانون میں کافر اور تین سال کی قید اور جرمانہ کا مستحق قرار پاتا ہے مگر یہی بات کوئی دیوبندی ان الفاظ میں کہہ دے۔

"حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نبوت بخش بھی نکلتی ہے جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا۔ اور اس کا نور نبوت آپ ہی سے چلا اور آپ ہی پر لوٹ کر ختم ہو گیا"

تو وہ پاکستان کے خود ساختہ اسلام میں سچا مسلمان ہے جس کتاب سے یہ مندرجہ بالا عبارت نقل کی گئی ہے اس کا نام "آفتاب نبوت کامل ہے" اس کے مصنف قاری محمد طیب صاحب آف دیوبند ہیں اور پاکستان کے مشہور شہر لاہور میں عام بک رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:۔

"آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراشی ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں دی گئی"

اور قاری محمد طیب صاحب آف دیوبند فرماتے ہیں کہ:۔

"حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا"

قاری صاحب تو پاکستان کے اسلام فروش مولویوں کے نزدیک پکے مسلمان ہیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پکے کافر ہیں حالانکہ دونوں میں مفہوم مشترک ہے بلکہ حضور نے تو یہ بھی فرما دیا ہے کہ "یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں دی گئی"

پھر بھی حضور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ایسا اظہار کرنے والے احمدی کے لئے تین سال کی سزا اور جرمانہ بھی مقرر ہے سبحان اللہ یہ کیسا اسلام ہے جسے پاکستان کے صدر صاحب پاکستان میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ رہا نبی اور نئی ملت کا جواب اسی سے قبل مضمون میں مفصل طور پر دیا جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا [illegible] کے نزدیک [illegible] ہے جو امت محمدیہ میں آنے والے مہدی اور مسیح کی بیان کی گئی ہے وہ بھی نبی ہوں گے بلکہ اسلامی کتب میں تو یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ جو ان کی نبوت کا انکار کرے گا وہ پکا کافر ہو گا۔ اس لئے ان کی جماعت کو کوئی بھی نئی ملت نہیں مانتا اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ تو نئے نبی ہیں اور نہ ان کی جماعت نئی ملت ہے حضور کا تو یہ ارشاد ہے کہ:

"اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے"

دورہ انسپکٹران وقف جدید

مکرم مولوی عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید مورخہ ۷ جنوری کو بنگال اور بہار کی جماعتوں کے لئے اور مکرم مولوی محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید ۷ جنوری کو صوبہ یو پی کی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ متعلقہ جماعتوں کے عہدیداران اور احباب جماعت سے ہر دو انسپکٹران سے کماحقہ تعاون کی درخواست ہے۔

انچارج وقف جدید قادیان

محترم حکیم سراج الدین صاحب درویش مرحوم کے حالات زندگی

محترم حکیم سراج الدین صاحب درویش مرحوم دیہاتی مبلغ کے طور پر یو۔ پی کی بعض جماعتوں میں آج سے تیس سال پہلے متعین رہے ہیں۔ ان کے حالات زندگی شائع کرنے کے لئے جمع کئے جا رہے ہیں جن جماعتوں میں وہ کام کرتے رہے ہیں وہاں کے بزرگ احمدیوں کو ان کے اخلاص۔ محنت۔ عبادت وغیرہ کی جو باتیں یاد ہوں۔ وہاں کے عہدیدار سے لکھوا کر مہربانی کر کے مجھے بھجوا دیں۔

مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان

ضرورت ہے

علاقہ ورنگل (آندھرا) کے دیہات میں احمدیہ ہومیوپیتھک ڈسپنسری کے قیام کے لئے خدمت دین اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے ایک مخلص احمدی رجسٹرڈ ہومیوپیتھک ڈاکٹر کی خدمات درکار ہیں۔ جو خدام یا انصار اس اہم خدمت کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایات اور منشاء کے مطابق سر انجام دینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے مکمل کوائف سے مطلع فرما دیں۔ یہ تقرر فی الحال ایک سال کے لئے ہو گا۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

لجنہ و ناصرات کے سالانہ اجتماعات

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی ہدایت پر لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ پینگاڈی نے مورخہ ۱۸ نومبر کو اور لجنہ اماء اللہ صوبہ آندھرا پردیش نے مورخہ ۱۷، ۱۸ نومبر کو کامیاب سالانہ اجتماعات منعقد کئے اور ان کی خوش کن رپورٹیں مرکز کو بھجوائیں۔ افسوس کہ عدم گنجائش کی بنا پر ادارہ ان رپورٹوں کو شریک اشاعت کرنے سے قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو اجتماعات کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور جملہ کارکنان و ممبرات کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے آمین۔ (ادارہ)

ولادت:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ [illegible] حرم عزیزم شاد ناظر احمد صاحب ابن مکرم پروفیسر شاہ شکیل احمد صاحب مرحوم آف گیا کو بتاریخ ۲۲ [illegible] بچی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ [illegible] روپیہ [illegible] بابت [illegible] کے عزیزہ نومولودہ [illegible] [illegible] [illegible]

کانپور پریس کانفرنس کے ایک بیان کی وضاحت

اور

بعض اعتراضات کے جوابات

از مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثرؔ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

مورخہ ۹ اکتوبر کو اتر پردیش کے مشہور صنعتی شہر کانپور میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک پریس کانفرنس مرچنٹ چیمبر ہال میں منعقد ہوئی تھی جس میں سترہ اخباری نمائندوں نے ہماری دعوت پر شرکت کی ہوئے۔ اس پریس کانفرنس سے سید تفضیل احمد صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان و سابق آئی۔جی۔ پولیس بہار نے خطاب کیا۔ ملک کے اخبارات میں اس پریس کانفرنس کی رپورٹ شائع ہوئی۔ اس موقعہ پر ایک سوال کے جواب کو بعض مسلم اخبارات نے توڑ مروڑ کر غلط انداز میں پیش کرتے ہوئے جماعت کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ ممبئی کا ایک اخبار رقمطراز ہے:

"اس پریس کانفرنس میں جماعت احمدیہ نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام میں نظام حکومت نہیں ہے۔ یہ سرا کا کوئی تصور نہیں ہے [illegible] نظام میں کوئی [illegible] لگانے [illegible] ہے۔ جبکہ یہ بیان اسلامی قوانین ۔۔۔ علم اور تاریخ کے [illegible] ہے۔"

(روزنامہ ہندوستان بمبئی ۱۱ نومبر ۱۹۸۴ء)

[illegible] اس پریس کانفرنس میں موجود تھے [illegible] کا اصل مفہوم درج ذیل ہے:۔

"اسلام نے تمام بربریت کا تختہ الٹ کر [illegible] غیر آئینی حکومتیں قائم کرنے [illegible] کو "اسلامی نظام" قرار دینے کا کوئی تصور اسلام میں نہیں ہے اور نہ ہی کسی حکمران کی جابرانہ اور ظالمانہ حرکتوں اور چالوں کی پردہ پوشی کے لئے ان کو "اسلامی" قرار دینے کا حق اسلام کسی کو دیتا ہے اور نہ ہی اسلام کسی فوجی ڈکٹیٹر کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنی حکومت کو قائم رکھنے کے لئے اور دہشت پھیلانے کے لئے اسلام کے نام پر [illegible] سزاؤں کو بلا وجہ کوڑے لگتا پھرے۔ اسلامی نظام کے [illegible] کا حق صرف اللہ کے [illegible] اسلام [illegible] خلفاء کو [illegible]

[illegible] کو نہیں، جو خود نہیں جانتے اسلام کیا ہے۔"

اس واضح اور غیر مبہم بیان کے مطالعہ کے بعد امید ہے کہ جماعت کے مخالف جو غلط فہمی پھیلانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے صحافتی اصول و روایات کے مطابق اپنی تحریرات کی تصحیح کرتے ہوئے پریس میں بھی اس تصحیح کو شائع کرنے کی جرأت کریں گے۔

اسی خبر میں ایک تنظیم ایس۔آئی۔ایم نے عوام کو مندرجہ ذیل الفاظ میں خبردار کیا ہے:

"(یہ تنظیم) عوام کو خبردار کرتی ہے کہ وہ جماعت احمدیہ و قادیانی جماعت جو کہ اسلام سے پھر چکی ہے کے پوسٹرس وغیرہ میں اسلام اور کلمہ کے استعمال کے دھوکہ میں نہ آئیں نیز سبھی مکاتب فکر کے علماء سے درخواست کرتی ہے کہ وہ باغیان اسلام کے خلاف متحدہ قدم اٹھائیں تاکہ عوام ان کے فتنہ سے محفوظ رہ سکیں۔"

(روزنامہ ہندوستان بمبئی ۱۱ نومبر ۱۹۸۴ء)

جماعت احمدیہ پر اسلام سے پھر جانے کا الزام لگا کر قرآن و حدیث کے مطابق خود اس تنظیم نے اسلام سے پھر جانے کا ثبوت فراہم کیا ہے کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۔ (النساء ۹۵)

جو تمہارے سامنے اسلام ظاہر کرے اس کے مسلمان ہونے کا ہرگز انکار مت کرو۔

(ترجمہ مولانا شبیر احمد عثمانی)

جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کا فرمان یہ ہو کہ

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

جمال و حسنِ قرآں نورِ جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے۔

تو پھر کس منہ سے جماعت احمدیہ کو اسلام سے پھری ہوئی جماعت کہا جا سکتا ہے۔ اور پھر ہر احمدی جب بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوتا ہے تو وہ یہ عہد کرتا ہے

"میں اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ قرآن کریم اور احادیث پڑھنے پڑھانے یا سننے سنانے میں کوشاں رہونگا۔۔۔۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔"

قرآن کریم کے مندرجہ بالا اصول اور بیعت نامے میں اقرار عہد کے بعد ایس۔آئی۔ایم تنظیم کی یاوہ گوئی کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی۔ البتہ یہ تنظیم اب اپنے بارے میں سوچ لے کہ وہ قرآن حکیم کی نافرمانی کر کے مسلمان رہی یا نہیں رہی۔ کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے

ایما رجل قال لاخیہ
یا کافر فقد باء بہا احدہما

جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے کسی ایک پر یہ کفر لوٹ آئے گا۔ ظاہری بات ہے جب ایک مسلمان و مومن جماعت کو کافر و غیر مسلم کہا جائے۔ اور وہ حقیقتاً ایسی نہ ہو تو یہ کفر تو قائل کی طرف ہی لوٹ کر جائے گا۔ نیز جماعت احمدیہ کی اسلام کو مختلف ممالک میں پھیلانے کی کوششیں اب ڈھکی چھپی نہیں ہیں جن اللہ تعالیٰ کے فضل سے متعدد ممالک میں جماعت احمدیہ نے اسلام کا علم بلند کیا ہے اور وہ وقت قریب ہے جب جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں ساری دنیا میں اسلام کا پرچم لہرائے گا۔ انشاء اللہ۔

اس تنظیم کے علاوہ قاضی شہر کانپور نے بھی کانفرنس کے موقعہ پر ایک اشتہار طبع کروا کر تقسیم کروایا۔ قاضی شہر کو ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں جس ترازو سے قاضی صاحب جماعت احمدیہ کو تول رہے ہیں اسی ترازو سے اُن ہی کے پڑوس ان کو بھی تول رہے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

"قادیانی اور احمدیہ فرقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین کی صفت سے انکار کر کے کافر و مرتد ہے ٹھیک اسی طرح سے وہابی اور دیوبندی فرقہ نبی کریم کی غیب کی صفت سے انکار اور کفریہ تشبیہات کی بنا پر کافر و مرتد ہے۔ قادیانیوں کو کافر و مرتد کہنا اگر انتشار بین المسلمین نہیں ہے تو پھر دیوبندیوں اور وہابیوں کو کافر قرار دینا کس طرح سے انتشار المسلمین ہو سکتا ہے"

۔۔۔۔۔۔

(روزنامہ تیر و نشتر کانپور ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

پھر اس اخبار کی اس اشاعت اور اس بیان کے ساتھ ایک اشتہار بھی شائع ہوا ہے۔ وہ بھی قاضی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کے مطالعہ کے لئے درج ذیل ہے:۔

وہابیوں دیوبندیوں کے جال سے مسلمان ہوشیار رہیں

۱۔ وہابیت ایک بہت بڑی لعنت ہے اور اسلامی جسم کا کینسر ہے۔

۲۔ وہابیت اسلام سے کھلی ہوئی بغاوت ہے۔

۳۔ وہابیت اسلام کے خلاف ایک ناپاک سازش ہے۔

۴۔ وہابیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منصب نبوت اور عظمت رسالت پر زبردست حملہ ہے۔

۵۔ وہابیت قرآن وحدیث پاک کے احکامات و فرامین کا صریح انکار ہے

۶۔ ابن عبدالوہاب نجدی اول نمبر کا کذاب و دجال تھا۔ اور رشید احمد گنگوہی خلیل احمد انبیٹھوی۔ اسمٰعیل دہلوی۔ اشرف علی تھانوی اور قاسم نانوتوی اس کے خاص الخاص چیلے اور اس کے ذریات میں سے تھے۔

۷۔ ان ملعونوں (وہابیوں) نے محبوب خدا پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی ہے۔

۸۔ ان جاہلوں (وہابیوں) نے صحابہ کرام و اہلبیت عظام ائمہ اسلام و اجماع امت کے متفقہ مسئلوں فیصلوں عمل و کردار اور ان کے اقوال و فرامین سے انکار کر کے اپنا الگ مسلک و عقیدہ بنایا ہے۔

۹۔ ان خبیثوں (وہابیوں) نے حضور اقدس سید عالم حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شفیع محشر ہونے عالم ماکان و مایکون سے باخبر ہونے اور یہ عطائے الٰہی کائنات کے مالک و مختار ہونے حقیقت محمدیہ کے نوری ہونے اور خاتم النبیین ہونے سے نہ صرف انکار کیا بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر گاؤں کا چودھری جیسا مانا اور ان کے علم پاک کو شیطان و [illegible] حیوانوں

جاننے والی بہا بڑا اور پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی۔ معاذ اللہ نعوذ باللہ۔

۱۰۔ ان دشمنانِ اسلام سنہ (وہابیوں) نے عبداللہ ابن ابی ابوجہل۔ ابولہب ولید بن مغیرہ عتبہ شیبہ کی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت عظمت و رفعت اور شان و شوکت اعجاز معجزات و کمالات سے انکار کیا اور وہابیوں کے ایک بہت بڑے عالم مولانا قاسم نانوتوی نے تو یہاں تک خباثت برتی کہ اپنی کتاب تحذیر الناس میں لکھ دیا کہ:۔ اگر بعد زمانہء ختم نبوت بھی کوئی دوسرا نبی آ جاسکے تو اس سے خاتمیت نبویہ میں کوئی فرق واقع نہ ہوگا۔

۔ نعوذ باللہ من ذٰلک والعیاذ باللہ۔

ریاض احمد حشمتی

نوٹ:۔ کفریہ عبارات تقویۃ الایمان تحذیر الناس حفظ الایمان میں موجود ہیں۔

(روزنامہ تیر ونشتر کانپور ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مہدی معہود کے بارے میں بڑے پیار سے فرمایا:۔

۱۔ "اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا ...... (حضور پاکؐ) کتنے پیار سے فرماتے ہیں ہمارے مہدی"

۲۔ پھر فرماتے ہیں:۔

اقرء ہ السلام من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مسند بن حنبل جلد ثانی ص ۲۹۸)

ترجمہ مہدی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانا"

قاضی شہر کانپور منظور احمد مظاہری نے "سلام" پہنچانا تو درکنار جو الفاظ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی شان میں استعمال کئے ہیں وہ ملاحظہ فرمایئے:۔

"مرزا غلام احمد کذاب و دجال تھا۔" "اس ملعون نے"۔ "اس خبیث نے"۔ "اس دشمن اسلام نے"۔

لیکن مہدی برحق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فرزند جلیل ان گالیاں دینے والوں کو بھی دعائیں دیتا ہے۔ ؎

کس نے مانا تجھکو ڈر کر کس نے چھوڑا بغض کیں
زندگی اپنی تو اُن سے گالیاں کھانے کو ہے
کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

مگر ہم قاضی شہر اور ان کے ہمنواؤں کی آگاہی کے لئے یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اُسی خدا نے جو اس کائنات کا خدا ہے جس نے مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مہدی اور مسیح بنا کر بھیجا۔ اُس نے آپ کو یہ بھی خبر دیا ہے:۔

اِنِّی مُهِینٌ مَنْ أَرَادَ اِهَانَتَكَ

اللہ فرماتا ہے۔ اے مہدی دوراں جو تیری توہین کا ارادہ کرے گا میں اس کی اہانت کروں گا۔ ۹۰ سالہ تاریخ احمدیت گواہ ہے جو بھی معاند احمدیت اہانت کرنے کا مرتکب ہوا۔ اہانت اسی کا مقدر بنی۔ آج بھی یہ انذار قائم و دائم ہے ....

اس تنظیم نے مسلمانوں کو متحد ہونے کی جو دعوت دی ہے اس کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ آج کے یہ بے عمل مسلمان کبھی متحد نہیں ہو سکتے ماضی قریب کی ایک صدی تو کم از کم ہمارے سامنے ہے اتحاد کی تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔ اگر واقعی اس تنظیم کے اراکین اتحاد کی خواہش رکھتے ہیں تو آیئے حبل اللہ کو پکڑ لیجئے تو یقیناً آپ بنعمتہ اخواناً کا منظر دیکھ لیں گے۔ یہ حبل اللہ خلافت ہے جس کو جماعت احمدیہ کے ڈیڑھ کروڑ افراد پکڑ کر بھائی بھائی بنے ہوئے ہیں۔

پھر اس خبر میں مزید کہا گیا ہے:۔

"یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ دنیا بھر کے کسی مکتبہ فکر کے ہوں جماعت احمدیہ کو قطعاً غیر مسلم قرار دیتے ہیں۔"

اس حصے کا مفصل جواب انشاء اللہ تعالیٰ بدر کے آیندہ کسی شمار سے میں ایک علیحدہ مضمون کی صورت میں دیا جائے گا۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کی چھوٹی بہن بوجہ سر درد اکثر بیمار رہتی ہیں۔ اُن کی کامل شفایابی کے لئے نیز خاکسار کے چھوٹے بھائی کی ملازمت میں ترقی اور ملازمت مستقل ہونے کیلئے نیز والدین کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے

(خاکسار سید وسیم احمد عجب شیر خادم سلسلہ)

نعت

حق تعالیٰ نے کیا پیدا جہاں تیرے لئے
مہر رخشندہ و مہر ضو فشاں تیرے لئے

واسطے تیرے سجائی حق نے بزم کائنات
اور کیا پیدا زمین و آسماں تیرے لئے

گھومتی ہے اپنے محور پر زمیں تیرے لئے
محو گردش گرد مہر ضو فشاں تیرے لئے

تیرے خاطر کروٹیں لیتے ہیں یہ لیل و نہار
اے شہ لولاک! ہے دورِ زماں تیرے لئے

روز روشن کی تجلی ہے عیاں تیرے لئے
ہر شب تیرہ کی ہیں تاریکیاں تیرے لئے

ہے نمود نور صبح ارغواں تیرے لئے
ہے ظہور رنگ شام زعفراں تیرے لئے

تیرے پابوسی کی خاطر ہے ابھرتا آفتاب
ہیں چمکتے شب کو ماہ و کہکشاں تیرے لئے

ہے کبھی فصل بہاراں ہے کبھی دورِ خزاں
موسموں میں ہوتی ہیں تبدیلیاں تیرے لئے

زلزلوں سے ہوتی ہے سطح زمیں زیر و زبر
آتی ہیں دریاؤں میں طغیانیاں تیرے لئے

گل بداماں دہر کا ہر بوستاں تیرے لئے
ہیں گل تر کے شمیم انگیزیاں تیرے لئے

بنتا ہے ابر سیاہ اک سائباں تیرے لئے
اور پھر ہوتا زمیں پر ضو فشاں تیرے لئے

ہیں بساط سبزہ اور کوہ گراں تیرے لئے
خشک صحرا اور بحر بے کراں تیرے لئے

پچھلی شب کا ہے سہانا سا سماں تیرے لئے
ہیں نسیم صبح کی اٹکھیلیاں تیرے لئے

دکھلاتی ہے قوس قزح نیرنگیاں تیرے لئے
آسماں پر ہیں چمکتی بجلیاں تیرے لئے

قطرۂ شبنم کی ہیں رعنائیاں تیرے لئے
ہیں شفق کی بالیقیں رنگینیاں تیرے لئے

عرش اعظم اور ملائک سدرہ و لوح و قلم
حق نے ہیں پیدا کئے اے جانِ جاں تیرے لئے

سلسبیل و کوثر و تسنیم ہیں تیرے لئے
خُلد میں ہیں شہد کی نہریں رواں تیرے لئے

واسطے سے تیرے تا پائے خدا کی آگہی۔
حق نے ڈالی قالب خاکی میں جاں تیرے لئے

جسم انسانی میں ہے دوران خوں تیرے لئے
ہے بشر میں ارتباط جسم و جاں تیرے لئے

حضرت آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ مریم تلک
سب ہوئے مبعوث زیر آسماں تیرے لئے

خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھیں تیرے لئے
ہوگیا تھا چشمۂ زمزم رواں تیرے لئے

حضرت جبریلؑ تیرا ہمقرین ہر آں رہا
حاضر خدمت تھا مثل چاکراں تیرے لئے

اے شب معراج کے دولہا بنا تو میہماں
حق تعالیٰ بن گیا تھا میزباں تیرے لئے

تار ہے گریہ کناں تو پیش رب ذوالمنن
بن گیا غار حرا گنج نہاں تیرے لئے

ضرب سے جسکی ہوا دامان باطل تار تار
بن گیا قرآن تیغ اصفہاں تیرے لئے

حضرت موسیٰؑ کو جس کی دید کی طاقت نہ تھی
اس تجلی کو کیا حق نے عیاں تیرے لئے

تیری انگلی کے اشارے سے ہوا تھا ماہ شق
انشقاق اس کا صداقت کا نشاں تیرے لئے

مٹھی بھر مٹی کے ذروں نے دکھایا معجزہ
بن گیا طوفان ہر دشمناں تیرے لئے

بہر سیرابی جملہ کاروان تشنہ لب
انگلیوں سے تیرے تھا چشمہ رواں تیرے لئے

پیروے کامل ترے اٹھتے رہیں گے حشر تک
جو دکھائیں گے زمانے کو نشاں تیرے لئے

عہد فاروقی میں اہل دیں ہوئے تھے کامراں
سرنگوں تھی حشمت ساسانیاں تیرے لئے

خنجر برّاں سے میکھو کا شکم تھا چاک چاک
یہ کرامت تھی حقیقت میں عیاں تیرے لئے

انبیاء سابقین کی ہیں شرائع کالعدم
ہوگیا اکمال دیں جانِ جہاں تیرے لئے

آخری تیری شریعت تو ہے ختم المرسلین
یہ فضیلت خاص ہے جانانِ جاں تیرے لئے

تیری تعلیمات کی برکات جاری تا ابد
ہے یقیناً زندگی جاوداں تیرے لئے

تا رسالت کا تری ڈنکہ بجے آفاق میں
گونجتی عالم میں ہے بانگ اذاں تیرے لئے

تو ہے ہفت اقلیم کا فرماں روا اے شاہ دیں
ہے مقرر تاجداری جہاں تیرے لئے

تیری ساری زندگی کا ہے یہی لب لباب
تو خدا کا ہے خدا ہے کن فکاں تیرے لئے

بھیجتے ہیں تہنیت تجھ پہ فرشتے لاجرم
جانب حق سے درود بے کراں تیرے لئے

سید ادریس احمد عاجز کرمانی، ربوہ

بدر کی اعانت اور توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے!

حالیہ ہنگاموں میں جماعت احمدیہ کلکتہ کا مثالی کردار

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ — بنگال

انسان میں بوجہ حیوان ہونے کے طبعی طور پر وحشت کا مادہ بھی پایا جاتا ہے اور کسی بھی سچے مذہب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ انسان کی تربیت کرکے اس کی وحشت و بربریت کو شائستگی۔ حوصلہ مندی۔ بردباری۔ رواداری۔ اور ہمدردی جیسے اعلیٰ اخلاق میں تبدیل کر دے چنانچہ اپنے اپنے وقت میں ہر مذہب اور اس کے روحانی پیشواء نے اس اعتبار سے دنیا میں انقلاب پیدا کیا آج سے چودہ سو سال قبل جب کہ تمام دنیا اخلاقی اور روحانی گراوٹ کا شکار ہو کر قرآن مجید کے الفاظ میں ظہر الفساد فی البر والبحر کا ہیبت ناک منظر پیش کر رہی تھی اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بناکر مبعوث فرمایا۔ آپؐ نے تمام اقوام عالم کو بلاامتیاز رنگ ونسل اور ذات پات اتحاد کی دعوت دی۔ اور انسانی مساوات کے بے مثال منشور پر مبنی قرآن کریم کا یہ ارشاد دنیا کے سامنے پیش فرمایا کہ

یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی وجعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔

یعنی اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو مختلف گروہوں اور قبیلوں میں اس لئے تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو تم سب سے زیادہ متقی ہے۔

اس تعلیم [illegible] کے ذریعہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کے امتیازات کو مٹا کر انسانیت کا قیام فرمایا دشمنوں کو دوست بلکہ بھائی بھائی بنا دیا اور وحشی صفت انسانوں کو نہ صرف اعلیٰ درجہ کے انسان بلکہ باخدا انسان بنا دیا نتیجۃً جبر [illegible] کے بادل چھٹ گئے [illegible] ظلم و تعصب کی آندھیاں تھم گئیں موجودہ زمانہ میں مذہب دنیا نے [illegible] پیغام کو فراموش کر دیا اور دنیا میں رنگ ونسل [illegible] کی بنیاد پر [illegible] انتقام [illegible] افراد اور قومیں ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہونے لگیں تو حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل مقدس بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے حقیقی اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک بار پھر دنیا کو محبت و پیار اتحاد و اتفاق اور باہمی ہمدردی اور رواداری کا درس دیتے ہوئے فرمایا:-

"ہمارے بڑے اصول دو ہیں اول خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ صاف رکھنا دوسرے اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا۔"

نیز فرمایا:-

"میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے ایک والدہ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھکر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں۔ جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔"

آپؑ نے بطور خاص اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی کہ:-

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو اگر ایک شخص ہندو ہمسایہ کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور یہ نہیں اٹھتا کہ آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کو چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں [illegible] درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں ہاں جہاں تک ممکن ہو ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں۔ محبت و پیار اور صلح و آشتی کی اس تعلیم کے مطابق۔"

(سراج منیر صفحہ ۱۸)

تاریخ احمدیت شاہد ہے کہ اس پاک تعلیم کے نتیجہ میں افراد جماعت احمدیہ نہ صرف خود ہر قسم کے فتنہ و فساد سے ہمیشہ دور رہے ہیں بلکہ ایسے حالات و نما ہونے پر قومیں جب بھی اپنا مذہبی اور اخلاقی توازن کھو بیٹھتی رہیں حتی کہ بڑے بڑے سیاسی اور مذہبی لیڈر تک درندگی اور وحشت کی رو میں بہہ جاتے رہے جماعت احمدیہ نے اسلامی مساوات اور ہمدردی بنی نوع انسان کے اس عظیم الشان نمونہ کو ہمیشہ برقرار رکھا ہے۔ چنانچہ تقسیم ملک کے وقت جب کہ کیا ہندو کیا مسلمان اور کیا سکھ سب ایک دوسرے کے خون سے ہولی کھیل رہے تھے۔ جماعت احمدیہ کے [illegible] کرکے اپنے ہندو اور سکھ بھائیوں کی جس طرح حفاظت کی وہ ایک طویل داستان ہے جس کے اعادہ کی یہاں گنجائش نہیں۔

گزشتہ دنوں جب ہمارے ملک کی عزت مآب وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کو بہیمانہ طور پر قتل کر دیئے جانے کے نتیجہ میں پورے ملک کو ایک شدید بحران سے دوچار ہونا پڑا تب چند شر پسند اور ناعاقبت اندیش لوگوں نے ایک مخصوص طبقہ کو مورد الزام ٹھہرا کر اس کے خلاف ملک بھر میں ظلم و بربریت کا بازار گرم کر دیا۔

ایسے حالات میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کلکتہ کے افراد نے اپنی مخصوص جماعتی روایات کے مطابق انسانی ہمدردی اور محبت و رواداری کی تعلیم کو پیش نظر رکھتے ہوئے نفرت و ظلم کے شکار مظلوم اہل وطن کی جان و مال کی حفاظت کے لئے مقدور بھر کوشش کی۔ احمدی نوجوانوں نے جگہ جگہ پہنچ کر سکھ بھائیوں کی خبرگیری کی اور ان کو محفوظ مقامات تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن مالی اور اخلاقی تعاون دیا۔ اپنے گھروں میں محصور لوگوں کو بازار سے کھانے پینے اور ضروریات زندگی کا سامان خرید کر پہنچایا۔ جہاں کہیں بھی اس بات کا علم ہوا کہ کسی سکھ خاندان کا کوئی فرد دوسری جگہ پناہ لیئے ہوئے ہے ہمارے دوست اپنے آپ کو خطرات میں ڈالکر وہاں گئے اور انہیں با حفاظت ان کے گھر میں پہنچایا۔ ہمارے ایک دوست نے اپنی آٹو رکشا اس کام کے لئے وقف کر دی تھی۔

ایک احمدی دوست نے بتایا کہ ۱۹۴۶ء میں کلکتہ شہر میں شدید ہندو مسلم فسادات چھڑ نے سے پہلے ہی یہاں کی فضاء بے حد مکدر ہو چکی تھی ان دنوں ہماری دوکان بھوانی پور میں ہوتی تھی چنانچہ فسادات سے چند روز قبل ہمیں باوثوق ذرائع سے اطلاع ملی کہ ایک سکھ لوگوں سے کہتا پھرتا ہے کہ اگر کلکتہ میں فساد ہوا تو ہم اس دوکان پر قبضہ کریں گے۔ چنانچہ فساد ہوا اور نہ معلوم ہماری دوکان کس کس نے لوٹی لیکن وزیر اعظم کے سفاکانہ قتل کے بعد جب سکھوں کے خلاف شورش شروع ہوئی تو سب سے پہلے میرا ذہن اس سکھ بھائی کی طرف گیا اور غیر ارادی طور پر میرا ہاتھ ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا میں نے اس سکھ دوست کے گھر فون کرکے اس کا حال دریافت کرنے کے بعد اسے اپنی طرف سے ہر قسم کے تعاون اور مدد کی پیش کش کی۔

پس یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کو حالیہ فسادات کے دوران بھی اسلام کی اعلیٰ اخلاقی اور روادارانہ تعلیم کے مطابق انسانیت کے احترام اور بنی نوع کی ہمدردی و غمگساری کی توفیق ملی۔ اے کاش کہ تمام دنیا کے لوگ اسی طرح مذہب اور رنگ ونسل کے امتیاز کو مٹا کر ایک ہوں اور آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب جنرل منیجر شاہنواز میڈیکل سٹور لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کے بیٹے عزیز چوہدری عبدالعزیز سلمہ کی شادی خانہ آبادی کے لئے ۱۲/۱۲/۸۴ کی تاریخ مقرر ہوئی ہے بارات لاہور سے چک جھمرہ جائے گی اور ۱۵/۱۲/۸۴ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوگا۔ قارئین بدر سے اس تقریب کے بخیر و خوبی انجام پانے اور رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لیئے دعا کی درخواست ہے۔

ایڈیٹر

مسجد فضل لندن میں تحقیق حق کیلئے

سکولوں اور کالجوں کے طلباء کی آمد

لندن مشن کی جانب سے موصولہ تازہ ترین رپورٹ کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ تبلیغی جہاد کے میدان میں شب و روز معروف ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہر فرد جماعت داعی الی اللہ بننے کی کوشش کر رہا ہے تبلیغ کی غرض سے بہت سا لٹریچر شائع کیا گیا ہے جس کا ہر روز مطالعہ ہوتا رہتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی کیسٹوں کی کاپیاں تیار کی جاتی ہیں۔ جو ہزاروں کی تعداد میں استعمال ہو رہی ہیں۔ تبلیغی جلسوں اجلاسوں اور انفرادی گفتگو کا سلسلہ نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے ان تبلیغی کوششوں کا ایک نہایت اہم حصہ مسجد فضل لندن کی زیارت کے لئے آنے والے سکولوں اور کالجوں کے طلباء اور اساتذہ ہیں۔ بہت ہی مسرت ہوتی ہے جب وہ بڑی بڑی کوچوں پر مسجد کے سامنے آکر رکتے ہیں۔ بڑے احترام کے ساتھ مسجد کے احاطہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور پھر ایک غیر معمولی شوق کے ساتھ مسجد کے اندر قدم رکھتے ہیں، جوتیاں اتار کر بڑے ادب کے ساتھ فرش پر بیٹھتے ہیں۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق بڑے اشتیاق سے تقاریر سنتے ہیں اور بڑھ چڑھ کر سوالات کرتے ہیں۔ تسلی بخش جوابات پا کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے گھر کے ان مہمانوں کا ہمارے دل میں بڑا احترام ہوتا ہے۔ اور ان کی ہر طرح خاطر مدارات کی جاتی ہے۔ اور ان کے جذبات و احساسات کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو ایک دفعہ آجاتا ہے وہ دوبارہ آنے کی خواہش رکھتا ہے۔ بلکہ ایک سکول کے ایک استاد نے لکھا ہے کہ ہم ہندوؤں سکھوں، عیسائیوں اور یہودیوں اور عام مسلمانوں سب کی عبادت گاہ میں گئے ہیں لیکن جس قسم کا محبت بھرا سلوک ہم سے مسجد فضل لندن میں کیا گیا وہ اپنی مثال آپ تھا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک مسجد میں ایسا تھی ... ایک خاتون ٹیچر نے مسجد سے نکلتے ہوئے اپنی ساتھی خاتون ٹیچر سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر ساری دنیا کا ماحول اس مسجد کے ماحول جیسا ہو جائے تو دنیا امن اور سکون کا گہوارہ بن جائے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ کبھی تو یہ حال تھا کہ ہم سکولوں اور کالج والوں کو بار بار لکھا کرتے تھے۔ اور مسجد کی زیارت کی دعوت دیتے تھے اور اب یہ حال ہے کہ سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ نہایت عجز و انکساری کے لب و لہجہ میں ٹیلیفون کرتے ہیں کہ ہم مسجد دیکھنا چاہتے ہیں کیا ہمیں وقت مل سکتا ہے۔ اور اس قسم کے واقعات اتنے ہیں کہ دل اپنے رب کریم کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زبان سے درود جاری ہو جاتا ہے جس کے لائے ہوئے دین کو اللہ تعالیٰ ایک بار پھر سرسبزی کے ایام دکھا رہا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

بطور نمونہ ۱۴ دسمبر ۱۹۸۳ء سے ۱۲ فروری ۱۹۸۴ء تک کے دو ماہ میں آنے والے طلباء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) ــ ۱۴ دسمبر ۸۳ء کو MAVERHILL SUFFOLK کے ایک ہائی سکول سے ۱۷ سال کی عمر کے ۹ طلباء آئے

(۲) ــ ۲۱ دسمبر کو لندن SW 18 کے ایک سیکنڈری سکول سے گیارہ سال کی عمر کے ۲۹ طلباء آئے۔

(۳) ــ ۱۲ جنوری کو ST-ALBANS کے ایک ہائی سکول سے ۱۴-۱۳ سال کی عمر کے ۳۸ طلباء آئے۔

(۴) ــ ۱۷ جنوری کو لندن SW 15 کے ایک جونیئر سکول سے ۱۱-۸ سال کی عمر کے ۲۸ طلباء آئے۔

(۵) ــ ۲۰ جنوری کو لندن SW 9 کے ایک جونیئر سکول سے ۱۰-۹ سال کی عمر کے ۲۸ طلباء آئے۔

(۶) ــ ۔ فروری کو ساؤتھال (ویسٹ لندن) کے ایک ہائی سکول سے ۱۴-۱۵ ... کے ۱۰ طلباء آئے۔

(۷) ــ ۸ فروری کو لندن ۸ ... ایک جونیئر سکول سے ۱۰ سال کی عمر کے ۲۱ طلباء آئے۔

(۸) ــ ۱۳ فروری کو لندن ۱۹ ایلاتھ کے SOUTH LANDS COLLEGE سے ۲۵-۲۲ سال کی عمر کے ۱۰ طلباء آئے جو آئندہ مذہبی تعلیم کے استاد بنیں گے۔

(۹) ــ ۱۳ فروری کو دوسرا گروپ ساؤتھال (ویسٹ لندن) کے مذکورہ بالا سکول سے ۱۴-۱۳ سال کی عمر کے ۵۸ طلباء آئے۔

ان ۹ گروپس کی مجموعی تعداد ۲۱۱ ہے جو دو ماہ کے عرصہ میں مسجد فضل لندن کی زیارت کے لئے آئے۔ طریق یہ ہے کہ سکول کے گروپس کی آمد کے موقعہ پر مشن کے احاطہ میں ان کا استقبال کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں انہیں مسجد کے آداب بتانے کے بعد مسجد میں لے جایا جاتا ہے۔ اس کے بعد مسجد کے تعارف اور اسلام کے مختصر تعارف پر مشتمل گفتگو کی جاتی ہے اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں چائے مہمانوں کی خدمت میں چائے اور بسکٹ پیش کئے جاتے ہیں ان سب مواقع پر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن و مبلغ انچارج برطانیہ نے گروپس کو خوش آمدید اور اسلام کا تعارف کروانے علاوہ سوالات کے جوابات دیئے علاوہ ازیں ان سکولوں اور کالجوں کی لائیبریریوں کو قرآن کریم مع ترجمہ و مختصر تفسیر (انگریزی) WISDOM OF HOLY prophet (کتاب حدیث) اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی) اور women in Islam کی کتب بطور تحفہ دی گئیں نیز آنے والے تمام زائرین کو اسلام اور احمدیت پر مشتمل پمفلٹ بھی دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی مساعی میں برکت دے اس کے اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا فرمائے آمین

دعائیہ تقریب

عزیزم مکرم اسامہ احمدی صاحب کے ایل ایل بی کرنے کے بعد عطیفت وکیل یادگیر میں پریکٹس شروع کرنے پر احباب جماعت کی طرف سے مورخہ ۲۵ نبوت کو ایک دعائیہ تقریب منعقد کی گئی جس میں یادگیر اور گلبرگہ کے معزز وکلاء کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوست مدعو تھے تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری ایک غیر از جماعت وکیل صاحب اور جناب اے بی پانڈے صاحب لیکچرار لاء کالج گلبرگہ نے عزیز موصوف کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر حاضرین کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر کے بعض کیسٹ بھی سنائے گئے۔ جناب اے بی پانڈے صاحب اور عزیزم مکرم اسامہ احمدی صاحب کی گلپوشی کے بعد تمام حاضرین کی چائے اور فروٹ سے تواضع کی گئی۔ عزیز موصوف نے اس خوشی میں مبلغ پچیس روپے اعانت بدر میں ادا کیے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو سلسلہ احمدیہ کی روایات اور توقعات کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قدم پر انہیں اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(خاکسار عبد المومن راشد مبلغ سلسلہ یادگیر کرناٹک)

تشکرانہ اور درخواست دعا

خاکسار کے بیٹے عزیزم احمد رفیق خواجہ نے اس سال مغربی جرمنی سے بی۔ اے کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ الحمد للہ۔ خدا تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہے کہ عزیز کو فوراً انجینئرنگ اسکول میں داخلہ بھی مل گیا ہے۔ مغربی جرمنی میں یہ بات مشہور ہو رہی ہے کہ عزیز پہلا غیر ملکی ہے۔ جس نے جرمنی زبان میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔

عزیزم احمد رفیق خواجہ سلمہ جو کہ محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر "الفضل" کا پوتا اور محترم ملک کیپٹن خادم حسین صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو آئندہ بھی نمایاں ترقی عطا فرماتا چلا جائے اور دین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا کرے آمین یارب العالمین۔

(خاکسار احمد منیر خواجہ۔ ورزبرگ۔ مغربی جرمنی)

علماءِ اسلام کو دعوتِ فکر اور بیس ہزار روپے کا انعامی چیلنج

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند :: ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

بکرم حنیف احمد صاحب کرشنا نومسلم احمدی سکندر آباد کی طرف سے شائع کردہ ایک فولڈر

جنرل ضیاء الحق صاحب کی شرعی عدالت نے جماعت احمدیہ کے متعلق ظالمانہ اور غیر شرعی فیصلہ کر کے اسلام کے نام پر مذاق اور تمسخر کیا ہے کہ ..... احمدی اذان نہیں دے سکتے یعنی احمدی اس امر کا اعلان نہیں کر سکتے کہ اللہ سب سے بڑا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں کیونکہ یہ ایسے کلمات ہیں کہ اگر احمدی کہیں تو علماء کو طیش آجاتا ہے کہ جذبات قابو میں نہیں رہتے۔ نیز احمدی مساجد کو مساجد نہیں کہہ سکتے۔ اور احمدی السلام علیکم نہیں کہہ سکتے اگر ایسا کرتے ہوئے کوئی احمدی پایا جائے جس کے لئے صرف دو جھوٹے گواہ ہی کافی ہیں، تو ایسے احمدی افراد کو تین سال قید اور جس قدر ضیاء الحق چاہیں جرمانہ عاید کر دیں۔ بہر کیف یہ ہے اسلام کی خدمت جو ضیاء الحق کر رہے ہیں۔ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو ریڈیو پاکستان سے یہ اعلان کیا گیا کہ شرعی عدالت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اس صورت میں علماء کیا کہتے ہیں کہ پھر آخری نبی کون ہوئے۔ کیا اس کا جواب شرعی عدالت دے گی۔ حالانکہ یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں اور وہ دوبارہ امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔ قرآن و حدیث اس عقیدہ کو رد کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ۔ (انبیاء رکوع ۳)

یعنی اے رسول تجھ سے پہلے اب تک کوئی بشر ایک حالت پر زندہ نہیں رہا کیا یہ ممکن ہے کہ وہ زندہ رہنے والے ہوں اور تو فوت ہو جائے۔

نیز — وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران آیت ۱۴۴)

یعنی اور نہیں محمد مگر رسول تحقیق آپ سے پہلے تمام رسول وفات پا گئے ہیں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے آیات قرآنیہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت فرمایا لیکن افسوس کہ آج علماء اور پاکستان کی شرعی عدالت تو عیسائی عقیدہ کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ؎

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

متعدد احادیث سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷ ہجری کو نجران کے ساٹھ عیسائیوں کو مسجد نبوی میں اسلام کی طرف دعوت دیتے ہوئے جو تاریخی جملے ارشاد فرمائے ایک ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

السْتُم تعلمون ان ربنا حیٌّ لا یموت وان عیسیٰ اتی علیہ الفناءُ

یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے کبھی نہیں مرتا مگر عیسیٰ وفات پا چکے ہیں۔

(اسباب النزول ص ۵۳ از ابوالحسن علی ابن احمد الواحدی طبع دوم مصری)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں جو انعامی چیلنج ۲۰،۰۰۰ روپے کا پیش فرمایا تھا آج اس چیلنج کو ۸۴ سال ہونے کو ہیں لیکن کسی عالم دین کو اس کا جواب اب تک نہ بن پڑا اگر کسی عالم میں جرأت ہے تو اس کا جواب دے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: —

"اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے ہیں اور پھر کسی زمانے میں زمین کی طرف واپس آئیں گے اور اگر کوئی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپے تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور تمام کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔"

(کتاب البریہ ص ۲۲۵)

آپ کو خوشخبری ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ نے اس انعامی چیلنج کو بیس ہزار سے بڑھا کر چالیس ہزار روپے کر دیا ہے۔

مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے رابطہ پیدا کریں۔ پتہ ہے۔

حمید الدین شمس (فاضل)
انچارج احمدیہ مسلم مشن افضل گنج حیدر آباد

پن کوڈ نمبر ۵۰۰۰۱۲ - آندھرا پردیش

لمحۂ فکر

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کچھ عرصہ پہلے مجھ ناچیز کو احمدیت کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

میں سب غیر مسلم اور غیر احمدی بھائیوں سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ درحقیقت احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اس بارے میں غور و فکر کریں اور جلد تحقیق کر کے قدم آگے بڑھائیں کیونکہ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا۔

آپ کا مخلص
حنیف احمد کرشنا (نومسلم احمدی)
تاریخ ۱۰ر نومبر ۱۹۸۴ء

معیار انعام خصوصی بقیہ صفحہ ۱۴

ضروری وضاحت: — (الف) ہر آئیٹم کے دس نمبر مقرر ہیں۔ (ب) ماہانہ اور سالانہ رپورٹوں کا جائزہ لے کر معین اعداد و شمار کی روشنی میں نمبر دیئے جائیں گے۔ (ج) بغیر اعداد و شمار کے پیش کی گئی کارگزاری موازنہ میں شامل نہیں ہوگی۔ (د) کم از کم پچاس فیصد نمبر حاصل کرنے والی مجالس ہی موازنہ میں شامل ہو سکیں گی۔ (ہ) ماہانہ رپورٹ فارم میں شعبہ اشاعت اور شعبہ وقف جدید کا علیحدہ ذکر نہیں ہے۔ لہٰذا ان شعبہ جات کے تعلق سے اپنی مساعی کی رپورٹ علیحدہ کاغذ پر درج کی جائے۔ اسی طرح اگر ماہانہ رپورٹ فارم میں شامل کسی شعبہ کے تحت کوئی خاص کام کیا گیا ہو تو اس کی تفصیلی رپورٹ بھی علیحدہ کاغذ پر درج کی جائے۔

درخواست ہائے دُعا

● — مکرم فضل الرحمٰن صاحب چودوار (اڑیسہ) اپنے والد محترم کی کامل و عاجل شفایابی اور بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ● — محترمہ قدسیہ سلطانہ اہلیہ مکرم منزل احمد خان صاحب لوکاروا اپنے بچوں کی صحت و شفایابی، چھوٹے بیٹے عزیز مظفر احمد سلمہٗ کی ہر سہ امتحانات میں نمایاں کامیابی اور والد محترم کی ملازمت میں ترقی ہونے کے لئے ● — محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ کیرنگ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی والدہ محترمہ گلشن بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر طاہر الدین صاحب مرحوم سابق صدر جماعت کیرنگ جو مسلسل ایک ماہ سے ایک خطرناک زخم کے باعث پریشان ہیں کی معجزانہ شفایابی اور درازی عمر کے لئے ● — مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بریلی اپنی اہلیہ جو عرصہ قریباً چھ ماہ سے لو بلڈ پریشر اور مختلف دیگر عوارض سے دوچار ہیں۔ اور سب سے چھوٹے پوتے عزیز طاہر احمد (عمر ۲ ماہ) کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و تندرستی کے لئے ● — محترم چوہدری عبد القدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ کی دوسری بچی عزیزہ امۃ الرشید سلمہا کا ماہ رواں کے آخر میں رخصتانہ عمل میں آرہا ہے۔ محترم چوہدری صاحب موصوف اس سلسلہ میں مع اہل و عیال ربوہ تشریف لے گئے ہیں۔ تقریب رخصتانہ کے بخیر و خوبی انجام پانے اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

اعلاناتِ نکاح

(۱) — مورخہ ۲۷/۱۰/۸۴ کو بمقام اندورہ (کشمیر) خاکسار نے عزیزہ بلقیس اختر سلمہا بنت مکرم غلام حیدر خان صاحب ساکنہ اندورہ کا نکاح عزیز راجہ ارشد احمد خان صاحب ولد مکرم راجہ فضل الرحمٰن خان صاحب ساکن یاڑی پورہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم راجہ فضل الرحمٰن خان صاحب نے خوشی کے اس موقعہ پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کیے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

(۲) — مورخہ ۷/۱۱/۸۴ کو عزیزہ نصرت جہاں بانو سلمہا بنت مکرم راجہ عنایت اللہ خان صاحب ساکنہ یاڑی پورہ کا نکاح عزیز راجہ فرید احمد خان صاحب ولد مکرم راجہ امان اللہ خان صاحب ساکن چک الرچھ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم راجہ امان اللہ خان صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کیے۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

(۳) — مورخہ ۷/۱۱/۸۴ کو ہی عزیزہ عزت جہاں بانو سلمہا بنت مکرم راجہ عنایت اللہ صاحب ساکنہ یاڑی پورہ کا نکاح عزیز راجہ منیر احمد خان صاحب ابن مکرم راجہ ظفر اللہ خان صاحب ساکن یاڑی پورہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ اسی خوشی میں مکرم راجہ ظفر اللہ خان صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

(خاکسار عبد الحمید ٹاک صدر جماعت احمدیہ یاڑی پورہ)

(۴) — مورخہ ۵/۹/۸۴ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم عبد المالک خان صاحب ابن مکرم عبد الرحمٰن صاحب ساکن کرڈاپلی (اڑیسہ) کا نکاح مکرمہ نرگس بانو صاحبہ بنت مکرم فضل احمد صاحب ساکنہ کیرنگ (اڑیسہ) کے ساتھ مبلغ دس ہزار پانچصد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

(انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

(۵) — مورخہ ۱۵/۱۱/۸۴ کو خاکسار نے مکرم محمد حسین صاحب نائک ابن مکرم عبد القدیر صاحب نائک ساکن آسنور کا نکاح عزیزہ مبینہ اختر صاحبہ بنت مکرم عبد العزیز صاحب ڈار مرحوم آف آسنور کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر فریقین نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں چالیس روپیہ ادا کیے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

(خاکسار عبد الرشید شاہد مبلغ آسنور)

(۶) — مورخہ ۴/۱۲/۸۴ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے عزیزم مکرم سید وسیم احمد صاحب مجیب شیر ابن مکرم سید خلیل احمد صاحب مجیب شیر خادم سلسلہ کا نکاح عزیزہ امۃ السلام کوثر سلمہا بنت مکرم محمد اسماعیل صاحب منگلی درویش قادیان کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اور حقوق زوجین سے متعلق مناسب موقعہ خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔

(خاکسار محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

● — قارئین بدر سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ بھارت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق اکتوبر ۱۹۸۴ء تا ستمبر ۱۹۸۶ء صوبہ آندھرا پردیش کی لجنات کے لئے محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کو صوبہ اڑیسہ کی لجنات کے لئے محترمہ شیریں باسط صاحبہ صدر لجنہ کٹک کو اور صوبہ کشمیر کی لجنات کے لئے محترمہ زہرہ جبیں صاحبہ صدر لجنہ اسلام آباد کو صوبائی صدر مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے ہر صوبہ کی صدر جب بھی دورہ پر جائیں تمام لجنات ان سے تعاون کریں۔ جن جگہوں پر ابھی تک لجنہ کا قیام عمل میں نہیں آیا صوبائی صدر لجنہ وہاں احمدی مستورات کی تنظیم قائم کرنے کی کوشش کریں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے

گیارہ نکاتی تبلیغی پروگرام

شعبہ تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے نئے سال میں تبلیغی مساعی کو تیز تر کرنے اور ہر خادم بھائی کو داعی الی اللہ بنانے کے لئے درج ذیل گیارہ نکاتی پروگرام مرتب کیا گیا ہے جو سرکلر کی شکل میں تمام مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی مجلس کو یہ سرکلر نہ ملا ہو تو وہ فوری طور پر اطلاع دیں یا اگر کوئی خادم بھائی علیحدہ طور پر سے مذکورہ سرکلر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو وہ بھی مطلع کریں۔ اور تمام خدام بھائی پورے جوش اور عزم کے ساتھ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں تا ہم اپنے پیارے آقا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق بخشے۔ آمین۔

(۱) — دفتر مرکزیہ کی طرف سے انشاء اللہ بہت جلد تبلیغی مواد پر مشتمل دو کتابچے طبع کروا کر مجالس کو بھجوائے جائیں گے۔ تاکہ دوران سال تمام مجالس میں کم از کم دو اجتماعی "یوم التبلیغ" منا کر یہ کتابچے تقسیم کئے جا سکیں اندریں بارہ معین ہدایات مجالس کو بعد میں بھجوا دی جائیں گی۔

(۲) — دوران سال کم از کم ایک ایسا ہفتہ تبلیغ منایا جائے جس میں خدام بھائی تبلیغی لحاظ سے اپنے علاقہ میں ایک ہلچل مچا دیں۔ ہر مجلس اپنے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ہفتہ کی تعین کر کے فوری طور پر شعبہ ہذا کو اطلاع دے۔

(۳) — ہر خادم بھائی وقف عارضی کے تحت کم از کم دو ہفتے اپنے کسی قریب ترین علاقہ میں تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ الودود نے فرمایا ہے کہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو تبلیغ کے ثمرات بھی عطا کرے۔ ایسے واقفین کے بارہ میں شعبہ تبلیغ کو قبل از وقت مطلع کر دیا جائے تا ان کیلئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جا سکے۔

(۴) — ہر بڑی مجلس کم از کم تین اور چھوٹی مجلس کم از کم ایک ایسے مخلص خادم کا نام تجویز کرے جو یہ عہد کرے کہ ہم حضور کے ارشاد کے مطابق سال میں کم از کم ایک احمدی ضرور بنائیں گے۔ شعبہ تبلیغ ایسے کم از کم یکصد مجاہدین تبلیغ خدام کے اسماء بغرض حصول دعا حضور کی خدمت میں بھجوانا چاہتا ہے۔

(۵) — ہفتہ ہائے تبلیغ اور یوم التبلیغ کے دوران جہاں دفتر مرکزیہ سے شائع شدہ پمفلٹ تقسیم کئے جائیں وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجالس سوال و جواب پر مشتمل کیسٹیں بھی سنائی جائیں۔ ان کیسٹوں کا مکمل سیٹ ہر مجلس کے پاس ہونا چاہیئے جو دفتر مجلس مرکزیہ سے قیمت پر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مجالس بھی اپنے حالات اور وسائل کے مطابق دوران سال اپنے علاقہ کی زبان میں کوئی پمفلٹ۔ اشتہار اور فولڈر ضرور شائع کریں۔ اور اس کی کم از کم دس کاپیاں بغرض ریکارڈ دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں۔

(۶) — ہر ماہ کم از کم ایک محفل سوال و جواب منعقد کی جائے جن میں غیر از جماعت دوستوں کو مدعو کیا جائے اور انہیں جماعت کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی جائیں حسب توفیق مدعوین کی تواضع بھی کی جائے۔

(۷) ہر ماہ ہر خادم سے یہ رپورٹ لی جائے کہ اس نے گذشتہ ماہ کتنے اور کن کن افراد کو کن کن ذرائع سے تبلیغ کی ہے۔ (۸) — ہر خادم مہینے میں کم از کم ایک تبلیغی خط ضرور لکھے اگر ممکن ہو سکے تو جماعت کا لٹریچر بھی کسی لائبریری یا پبلک ادارے میں ضرور رکھوایا جائے۔

(۹) — اگر کسی خادم بھائی کو کسی بھی معقول اور مذہبی ذوق رکھنے والے دوست کا علم ہو تو ان کا ایڈریس مع ان معلومات کے کہ وہ کس مزاج، کس مذہب اور فرقہ سے تعلق رکھتا ہے دفتر مرکزیہ کو بھجوائے۔ (۱۰) — ہر خادم اس بات کی نگرانی کرے کہ اگر ہماری جماعت کے خلاف یا حق میں کسی رسالے یا اخبار میں کوئی مضمون شائع ہوتا ہے تو مرکز کو فوری طور پر اسکی کٹنگ بھجوائے تا اس کا مؤثر جواب دیا جا سکے۔ (۱۱) — کسی مجلس کا کوئی خادم ایسا نہ ہو جس نے اپنے حلقۂ احباب کو وفات مسیح، ختم نبوت، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے مسلک و تعلیم کے بارے میں آگاہ نہ کر دیا ہو۔

پیارے بھائیو! اس گیارہ نکاتی تبلیغی پروگرام پر اس سال ہم نے پورے جوش اور عزم سے عمل کرنا ہے اور دوران سال جس مجلس نے بحیثیت مجموعی اور جس خادم نے انفرادی طور پر زیادہ سے زیادہ احمدی بنائے ہوں گے یا تبلیغی اعتبار سے ٹھوس اقدامات کئے ہوں گے مجلس مرکزیہ کی طرف سے انہیں خصوصی انعامات بھی دئے جائیں گے۔ وباللہ التوفیق

مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

معیار انعام خصوصی

مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت

(برائے سال ۸۵-۱۹۸۴ء)

مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے مجلس مرکزیہ کی طرف سے ہر سال مقررہ معیار انعام خصوصی کی روشنی میں موازنہ مجالس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ بیشتر مجالس کا قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اندرون ملک مجالس کی سال بہ سال بڑھتی ہوئی تعداد اور ان میں روز افزوں بیداری کے خوشکن آثار کو ملحوظ رکھتے ہوئے گزشتہ کئی سالوں سے چلے آرہے معیار انعام خصوصی میں مناسب ترمیم اور اضافہ کرتے سال ۸۵-۱۹۸۴ء کے لئے نیا معیار تجویز کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ ہر دو ذیلی تنظیموں کی تمام شاخیں دوران سال حسن کارکردگی کے اعتبار سے اس معیار پر پورا اترنے کی کوشش کریں گی۔ اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

معیار انعام خصوصی مجالس خدام الاحمدیہ

شعبہ اعتماد: (۱) دوران سال ماہ نومبر تا ستمبر کل گیارہ ماہانہ رپورٹ ہائے کارگزاری موصول ہوئی ہوں جن میں سے دس بروقت ہوں یعنی ہر ماہ کی رپورٹ اگلے مہینے کی ۵ تاریخ تک دفتر مرکزیہ کو روانہ کر دی گئی ہوں۔

(۲) مرکز سے بھجوائے گئے تمام سرکلر اور خطوط کا بروقت جواب دیا گیا ہو

(۳) سالانہ رپورٹ کارگزاری بہر صورت ماہ اکتوبر کی دس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے

(۴) گزشتہ سالانہ اجتماع میں مجلس کی نمائندگی دس فیصد ہو یعنی ہر دس خدام میں سے ایک خادم کی نمائندگی ضروری ہے۔

شعبہ تعلیم: (۵) ہر ماہ کم از کم مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ہوا ہو جس میں کم از کم ⅔ عہدیداران شامل ہوتے ہوں۔

(۶) تعلیمی کلاسز دوران سال بحیثیت مجموعی کم از کم چھ ماہ کا عرصہ جاری رہی ہوں۔

(۷) نماز ترجمہ جاننے والے خدام کی تعداد چالیس فیصد ہو۔ البتہ قادیان کے لئے ساٹھ فیصد معیار مقرر کیا گیا ہے

(۸) نماز ترجمہ سیکھنے والے خدام کی تعداد تینتیس فیصد ہو البتہ قادیان کے لئے چالیس فیصد معیار مقرر ہے۔

(۹) ناظرہ قرآن مجید پچھتر فیصد خدام جانتے ہوں۔ جبکہ قادیان کے لئے یہ معیار ۹۰ فیصد ہو اور باقی تمام خدام ناظرہ پڑھنا سیکھ رہے ہوں۔

(۱۰) مرکزی امتحان میں بحیثیت مجموعی کم از کم پچاس فیصد خدام شریک ہوئے ہوں۔

(۱۱) مطالعہ کتب کی سکیم میں کم از کم ۳۳ فیصد خدام نے حصہ لیا ہو۔

شعبہ تربیت: (۱۲) ہر ماہ کم از کم ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا ہو جس میں خدام کی حاضری کم از کم ۵۰ فیصد رہی ہو۔

(۱۳) دوران سال کم از کم ایک بار پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا اہتمام کیا گیا ہو اور کلاس میں شریک ہونے والے تمام خدام کا مطبوعہ مرکزی نصاب کے مطابق امتحان لیا گیا ہو۔

(۱۴) نماز باجماعت میں خدام کی حاضری کم از کم ۵۰ فیصد ہو۔

(۱۵) تحریک وقف عارضی کے تحت کم از کم ۵ فیصد خدام نے دوران سال دو ہفتوں سے ۶ ہفتہ تک کا وقف کیا ہو۔

شعبہ تبلیغ: (۱۶) دوران سال کم از کم ایک ہفتہ تبلیغ منایا گیا ہو جس میں کم از کم ۵ فیصد خدام شامل ہوئے ہوں۔

(۱۷) دعوت الی اللہ بذریعہ کیسٹس سوال و جواب اور خطبات حضور ایدہ اللہ (یعنی خطوط، تقسیم لٹریچر، تبلیغی اجلاسات اور میٹنگ وغیرہ)

شعبہ وقار عمل: (۱۸) سال بھر میں کم از کم چھ اجتماعی وقار عمل کئے گئے ہوں جن میں سے دو مثالی نوعیت کے وقار عمل ہوں۔ تمام وقار عملوں میں اوسط حاضری کم از کم ۵۰ فیصد رہی ہو۔

شعبہ تحریک جدید: (۱۹) کم از کم ۵۰ فیصد خدام تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں

شعبہ وقف جدید: (۲۰) وقف جدید کے مالی جہاد میں بھی کم از کم ۵۰ فیصد خدام شامل ہوں

شعبہ اطفال: (۲۱) جس جگہ بھی تین یا تین سے زائد اطفال ہوں وہاں ان کی فعال اور سرگرم تنظیم "مجلس اطفال الاحمدیہ" قائم کی گئی ہو۔

شعبہ مال: (۲۲) شروع سال میں فارم تشخیص بجٹ پُر کر کے مرکز میں بھجوایا گیا ہو۔

(۲۳) تشخیص بجٹ کے مطابق وصولی سو فیصدی رہی ہو۔

(۲۴) دوران سال کم از کم ایک ہفتہ مال منایا گیا ہو۔

شعبہ صحت جسمانی: (۲۵) مساعی بسلسلہ صحت جسمانی۔ احمدیہ سپورٹس ایسوسی ایشنز کا قیام انفرادی اور اجتماعی کھیلوں کے پروگرام کھیلے گئے میچوں کی تعداد سائیکل ٹور۔ نشانہ غلیل وغیرہ امور کا جائزہ لیا جائے گا

شعبہ امور طلباء: (۲۶) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مجلس کے سو فیصد خدام نے دعائیہ خطوط لکھے ہوں۔

(۲۷) بک بنک کا قیام عمل میں لایا گیا ہو۔

شعبہ صنعت و تجارت: (۲۸) دوران سال کم از کم پانچ فیصد بے روزگار خدام کو روزگار دلایا گیا ہو۔

(۲۹) اسی طرح کم از کم پانچ فیصد بے ہنر خدام کو کوئی نہ کوئی ہنر سکھایا گیا ہو۔

شعبہ اشاعت: (۳۰) مساعی بسلسلہ توسیع اشاعت ہفت روزہ "بدر" و رسالہ "مشکوٰۃ" (۳۱) اشاعتی رنگ میں کوئی اہم اور نمایاں کام۔

شعبہ خدمت خلق: (۳۲) غرباء و مستحقین کی امداد۔ فرسٹ ایڈ اور خدمت خلق کے دیگر نمایاں کاموں کا معین اعداد و شمار کی روشنی میں جائزہ لیا جائے گا۔

شعبہ تجنید: (۳۳) شروع سال ہی میں فارم تجنید پُر کر کے بھجوایا گیا ہو

(۳۴) دوران سال مقامی طور پر سالانہ اجتماع منعقد کر کے خدام و اطفال کے علمی و ذہنی اور ورزشی مقابلے کروائے گئے ہوں۔

(۳۵) مساعی بسلسلہ تعمیر ایوان خدمت (۳۶) متفرق اہم مساعی۔

معیار انعام خصوصی مجالس اطفال الاحمدیہ

(۱) دوران سال ماہ نومبر تا ستمبر کل گیارہ ماہانہ رپورٹ ہائے کارگزاری مرکز میں موصول ہوئی ہوں۔

(۲) سالانہ رپورٹ کارگزاری ماہ اکتوبر کی دس تاریخ تک بہر حال مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(۳) باقاعدہ تنظیم قائم کر کے سیکرٹریان کا تقرر عمل میں لایا گیا ہو۔

(۴) نمائندگی سالانہ اجتماع

(۵) سال کے شروع ہی میں فارم تجنید مکمل کر کے بھجوا دیا گیا ہو۔

(۶) ہر ماہ میں کم از کم ایک اجتماعی تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا ہو۔

(۷) دوران سال دو مرتبہ یوم والدین منایا گیا ہو۔

(۸) سال میں کم از کم ایک مرتبہ ہفتہ اطفال منایا گیا ہو جس میں علمی و ورزشی مقابلے کروائے گئے ہوں۔

(۹) سو فیصدی اطفال کو کلمہ طیبہ آتا ہو

(۱۰) صف اول کے کم از کم پچاس فیصد اطفال ناظرہ قرآن مجید پڑھ چکے ہوں اور پچاس فیصد پڑھ رہے ہوں۔

(۱۱) صف دوم کے پچھتر فیصد اطفال قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ چکے ہوں۔ اور بقیہ پڑھ رہے ہوں۔

(۱۲) صف اول کے سو فیصد اطفال سادہ نماز جانتے ہوں جبکہ صف دوم کے پچاس فیصد اطفال سادہ نماز جانتے ہوں۔ اور بقیہ پچاس فیصد سیکھ رہے ہوں

(۱۳) مرکزی دینی امتحان میں کم از کم پچاس فیصد اطفال شامل ہوئے ہوں۔

(۱۴) کم از کم پچاس فیصد اطفال چندہ وقف جدید کی ادائیگی کرتے ہوں۔

(۱۵) فارم تشخیص بجٹ مکمل کر کے سال کے شروع میں ہی ارسال کیا گیا ہو۔

(۱۶) وصولی چندہ مجلس اطفال سو فیصد ہو۔

(۱۷) ہر ماہ کم از کم ایک اجتماعی وقار عمل ہوا ہو۔

(۱۸) مساعی بسلسلہ تعمیر ایوان خدمت (۲۰) متفرق اہم مساعی (باقی صفحہ ۱۲ پر)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ - ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER AND ALL TIPES OF ORNAMENTS, IN LATEST DESIGNES.

PLEASE CONTACT :-

KASHMIR JEWELLERS

OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN-143516.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(تحفۂ اسلام" سے تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

AUTOCENTRE" - تار کا پتہ

23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبر :-

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM

ہندوستان موٹرز لیمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

15 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲- ٹپسیا روڈ - کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/2/54, (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین - فوم - چمڑے - جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین - معیاری اور پائیدار سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ - ائیر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) - ہینڈ پرس - منی پرس یا بیلٹ اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵- نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۴۷۱۷۴۳

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈرسیز۔ مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالےٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT,
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE - 2.

حیدر آباد میں
فون نمبر :- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز !
مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صلا ۳)
فون نمبر :- 42916
ٹیلیگرام :- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوز - ہارن ہوفس وغیرہ -

(پتہ)
نمبر ۲/۴/۱۲۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو !"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR®
CALCUTTA - 13.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !